اربعین

تفصیلِ ایمان کا بیان

نَیْلُ الرِّضْوَان فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِتَفْصِیْلِ الْإِیْمَان

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اربعین

تفصیلِ ایمان کا بیان

نَیْلُ الرِّضْوَان فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِتَفْصِیْلِ الْإِیْمَان

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد فاروق رانا

اہتمامِ اشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱: دسمبر 2015ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المحتويات

١. مَعْرِفَةُ الإِيْمَانِ بِاللهِ تَعَالٰی وَوَاجِبَاتُهَا ٧

﴿ایمان باللہ کی معرفت اور اُس کے واجبات﴾

٢. اَلإِيْمَانُ بِالرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ علیہم السلام ٣٧

﴿رُسلِ عظام اور اَنبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانا﴾

٣. اَلإِيْمَانُ بِالْمَلَائِكَةِ ٥١

﴿فرشتوں پر اِیمان لانا﴾

٤. اَلإِيْمَانُ بِالْوَحْيِ وَبِالْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ ٨٥

﴿وحیِ اِلٰہی اور آسمانی کتب پر اِیمان لانا﴾

٥. اَلإِيْمَانُ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ٩٦

﴿یومِ آخرت اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر اِیمان لانا﴾

٦. اَلإِيْمَانُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ ١١٨

﴿اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا﴾

مَعْرِفَةُ الإِيْمَانِ بِاللهِ تَعَالٰى وَوَاجِبَاتُهَا

﴿ایمان باللہ کی معرفت اور اُس کے واجبات﴾

اَلْقُرْآن

(١) اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ○

(النور، ٢٤/ ٣٥)

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال (جو نورِ محمدی کی شکل میں دنیا میں روشن ہے) اس طاق (نما سینۂ اقدس) جیسی ہے جس میں چراغِ (نبوت روشن) ہے؛ (وہ) چراغ، فانوس (قلبِ محمدی) میں رکھا ہے۔ (یہ) فانوس (نورِ الٰہی کے پَرتو سے اس قدر منور ہے) گویا ایک درخشندہ ستارہ ہے (یہ چراغِ نبوت) جو زیتون کے مبارک درخت سے (یعنی عالم قدس کے بابرکت رابطہ وحی سے یا انبیاء و رسل ہی کے مبارک شجرۂ نبوت سے) روشن ہوا ہے نہ

(فقط) شرقی ہے اور نہ غربی (بلکہ اپنے فیضِ نور کی وسعت میں عالمگیر ہے)۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تیل (خود ہی) چمک رہا ہے اگرچہ ابھی اسے (وحی ربّانی اور معجزات آسمانی کی) آگ نے چھوا بھی نہیں (وہ) نور کے اوپر نور ہے (یعنی نورِ وجود پر نورِ نبوت گویا وہ ذات دو ہرے نور کا پیکر ہے)، اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور (کی معرفت) تک پہنچا دیتا ہے، اور اللہ لوگوں (کی ہدایت) کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے، اور اللہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہےo

(۲) فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo (البقرة، ۲/ ۲۵۶)

سو جو کوئی معبودانِ باطلہ کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان لے آئے تو اس نے ایک ایسا مضبوط حلقہ تھام لیا جس کے لیے ٹوٹنا (ممکن) نہیں، اور اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہےo

(۳) وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَo (المائدة، ۵/ ۸۳)

اور (یہی وجہ ہے کہ ان میں سے بعض سچے عیسائی) جب اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول (ﷺ) کی طرف اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو اشک ریز دیکھتے ہیں۔ (یہ آنسوؤں کا چھلکنا) اس حق کے باعث (ہے) جس کی انہیں

معرفت (نصیب) ہوگئی ہے۔ (ساتھ یہ) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم (تیرے بھیجے ہوئے حق پر) ایمان لے آئے ہیں سو تو ہمیں (بھی حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے○

(٤) اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡهِمُ الۡمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ○

(حمٓ السجدة، ٤١/ ٣٠)

بے شک جِن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا○

اَلۡحَدِیۡث

١. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ. قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العتق، باب أي الرقاب أفضل، ٢/ ٨٩١، الرقم/ ٢٣٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ١/ ٨٩، الرقم/(١٣٦) ٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٨٨، الرقم/ ٩٠٢٦، وأيضًا، ٥/ ١٥٠، الرقم/ ٢١٣٦٩۔

قَالَ: أَعْـلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِيْنُ ضَايِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تُصَدِّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِکَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں سوال کیا: (یا رسول اللہ!) کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو قیمت میں سب سے زیادہ اور اپنے مالک کا پسندیدہ ترین ہو۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اگر میں ایسا نہ کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کسی غریب عیال دار کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگوں کو (اپنے) شر اور ایذاء سے محفوظ رکھو، بے شک یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنے آپ پر کرو گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مَالِکِ بْنِ مَرْثَدِ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، مَاذَا يُنَجِّي الْعَبْدَ مِنَ

النَّارِ؟ فَقَالَ: اَلإِيُمَانُ بِاللهِ، قَالَ: قُلُتُ: حَسُبِيَ اللهُ أَوُ مَعَ الإِيُمَانِ عَمَلٌ؟ فَقَالَ: تَرُضَخُ مِمَّا رَزَقَکَ اللهُ أَوُ يَرُضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللهُ.(١)

رَوَاهُ ابُنُ أَبِي شَيُبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں مالک بن مرثد زمانی کے والد بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: (یارسول اللہ!) کون سا عمل بندے کو دوزخ کی آگ سے بچا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے لیے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہی کافی ہے یا ایمان کے ساتھ کسی عمل کی بھی ضرورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے جو کچھ تجھے عطا فرمایا ہے، اس میں سے ضرورت مندوں کے لیے بھی کچھ خرچ کر؛ یا فرمایا: جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بندے کو عطا کیا ہے وہ اس میں سے کچھ خرچ کرے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٦١، الرقم/٣٠٣٣٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٥٦، ١٦٥٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٣٥، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٢/٣٢٠۔

٢. عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ، يَقُوْلُ: إِنَّ رَجُلاً حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ حِيْنَ سَأَلَهُ مَا الْإِيْمَانُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ، ثُمَّ سَأَلَهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ سَأَلَهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: أَتُحِبُّ أَنْ أُخْبِرَکَ مَا صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ؟ قَالَ: ذٰلِکَ أَرَدْتُ، قَالَ: إِنَّ صَرِيْحَ الْإِيْمَانِ إِذَا أَسَأْتَ أَوْ ظَلَمْتَ أَحَدًا عَبْدَکَ أَوْ أَمَتَکَ أَوْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ تَصَدَّقْتَ وَصُمْتَ، وَإِذَا أَحْسَنْتَ اسْتَبْشَرْتَ.

رَوَاهُ الْحَارِثُ وَذَکَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ.

حضرت ابو الخیر نے حضرت ابو رافع کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے انہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سوال کے جواب میں کہ یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ پھر اس نے دوسری مرتبہ پوچھا، تو آپ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا، پھر اس نے تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بتاؤں، خالص ایمان کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں میں نے (یہی پوچھنے کا) ارادہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالص ایمان (کی نشانی) یہ ہے کہ

٢: أخرجه الحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ١/١٥٦، الرقم/١٠، وذكره العسقلاني في المطالب العالية، ١٢/٣٨٥، الرقم/٢٩١٧۔

جب تم سے کوئی برا کام ہو جائے یا اپنے کسی غلام یا لونڈی یا کسی دوسرے شخص پر ظلم کر بیٹھو، تو صدقہ کرو اور روزہ رکھو اور جب کوئی اچھا کام کرو، تو خوشی محسوس کرو۔

اسے امام حارث نے روایت اور حافظ عسقلانی نے بیان کیا ہے۔

۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ. ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِي يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَنَا أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا يَشْهَدَ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْصُوْرٍ وَالْمَقْدِسِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا: ایک

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٥١، الرقم/٢٣٨٣٤، وابن منصور في السنن، ٢/١٦٥، الرقم/٢٣٣٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٤٢، الرقم/٤١٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٩، وأيضًا في موارد الظمآن، ١/٣٨٣، الرقم/١٥٩٠۔

مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (ایک وادی سے) گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کی آواز سنی جو یہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر (صدق دل سے) ایمان لانا، راہِ خدا میں جہاد کرنا، اور حج مبرور کی ادائیگی (یعنی ایسا حج جس میں گناہوں سے کامل اِجتناب کیا گیا ہو)۔ پھر آپ ﷺ نے اس وادی میں ایک نداء سنی (کہ کوئی) کہہ رہا تھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں۔ تو (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں اور یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ جس کسی نے بھی (وحدانیتِ الٰہی کی) گواہی دی وہ شرک (کی نجاست) سے پاک (ومحفوظ) ہو گیا۔

اِسے امام اَحمد، ابن منصور اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام اَحمد کے رجال ثقہ ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ سُفُيَانَ بُنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثُوُنِي عَنُ أَبِي السَّوُدَاءِ، عَنِ ابُنِ سَابِطٍ قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: أَفُضَلُكُمُ أَفُضَلُكُمُ مَعُرِفَةً. قَالَ سُفُيَانُ: أَفُضَلُكُم مَعُرِفَةً أَفُضَلُكُمُ يَقِيُنًا. (١)

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٣۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

حضرت سفیان بن عیینہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: کہ انہوں نے روایت کیا ابو سوداء سے، انہوں نے ابن سابط سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو معرفتِ الٰہی (کے حصول) میں تم سب سے بہتر ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اور معرفتِ الٰہی میں تم سب سے افضل وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ یقین کی دولت سے سرفراز ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُورِيُّ: أَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى دَاوُدَ عليه السلام فَقَالَ: يَا دَاوُدُ، اعْرِفْنِي وَاعْرِفْ نَفْسَكَ. قَالَ: يَا رَبِّ، عَرَفْتُكَ بِأَنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، وَعَرَفْتُ نَفْسِي بِأَنِّي عَاجِزٌ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَلْآنَ تَكَامَلَتْ فِيْكَ مَعْرِفَةُ أَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.(١)

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٣، والرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٥۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو سعد نیشاپوری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے داوٗد! تو مجھے پہچان اور اپنے نفس کو پہچان۔ آپ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میں نے تجھے پہچان لیا کہ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، اور میں نے اپنے نفس کو (بھی) پہچان لیا کہ بے شک میں ہر چیز سے عاجز ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب تجھ میں اہلِ آسمان اور اہل زمین کی معرفت مکمل ہوگئی ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقُ رضی اللہ عنہ: هَلْ رَأَيْتَ اللهَ تَعَالٰى؟ قَالَ: لَمْ أَكُنْ لِأَعْبُدَ رَبًّا لَمْ أَرَهُ، قِيْلَ لَهُ: كَيْفَ رَأَيْتَهُ وَهُوَ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ، قَالَ: لَمْ تَرَهُ الْأَبْصَارُ بِمُشَاهَدَةِ الْعِيَانِ، وَلٰكِنْ رَأَتْهُ الْقُلُوْبُ بِحَقَائِقِ الإِيْمَانِ، لَا يُحَسُّ بِالْحَوَاسِ، وَلَا يُقَاسُ بِالنَّاسِ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: کیا آپ نے

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٦۔

اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں ایسا (شخص) نہیں کہ اس رب کی عبادت کروں جس کو میں نے دیکھا (ہی) نہ ہو، ان سے کہا گیا: آپ نے اسے کیسے دیکھا جبکہ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں۔ آپ نے فرمایا: اسے ظاہری آنکھوں سے نہیں بلکہ دلوں نے حقائقِ ایمان کے ذریعے اسے دیکھا ہے (اس لیے کہ) وہ حواس سے (بھی) محسوس نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے لوگوں پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ: اَلْمَعْرِفَةُ عَلٰى ثَـلاثَةِ أَوْجُهٍ، أَوَّلُهَا مَعْرِفَةُ التَّوْحِيْدِ، وَهِيَ لِعَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَالثَّانِي: مَعْرِفَةُ الْحُجَّةِ وَالْبَيَانِ، وَهِيَ لِلْعُلَمَاءِ وَالْحُكَمَاءِ وَالْبُلَغَاءِ. وَالثَّالِثُ: مَعْرِفَةُ صِفَاتِ الْوَحْدَانِيَّةِ، وَهِيَ لِأَهْلِ وِلَايَةِ اللهِ ﷻ الَّذِيْنَ يُشَاهِدُوْنَ اللهَ بِقُلُوْبِهِمْ، فَأَظْهَرَ اللهُ تَعَالٰى بِقُلُوْبِهِمْ لَهُمْ مَا لَمْ يُظْهِرْ لِأَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِيْنَ. [1]

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٨۔

امام ذو النون المصری فرماتے ہیں: معرفت تین طرح کی ہے: پہلی توحید کی معرفت؛ یہ عام مومنوں کی معرفت ہے۔ دوسری دلیل اور بیان کی معرفت؛ یہ معرفت علماء، حکماء اور صاحبان بلاغت کے لیے ہے۔ تیسری صفاتِ وحدانیت کی معرفت؛ یہ معرفت اللہ تعالیٰ کی ولایت کے اَہل (ان) لوگوں کے لیے ہے جو اپنے (دلوں کے نور) سے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ (چنانچہ) اللہ تعالیٰ ان کے لیے ان کے دلوں کے (نور کے) ذریعے وہ کچھ ظاہر کر دیتا ہے جو اس نے تمام جہانوں میں کسی کے لیے ظاہر نہیں کیا ہوتا۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ عَنْ حَقِيْقَةِ الْمَعْرِفَةِ، فَقَالَ: تَخْلِيَةُ السِّرِّ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ أَرَادَهُ، وَتَرْكُ مَا عَلَيْهِ الْعَادَةُ، وَسُكُوْنُ الْقَلْبِ إِلَى اللهِ ﷻ بِلَا عَلَاقَةٍ، وَتَرْكِ الْاِلْتِفَاتِ إِلٰى مَا سِوَاهُ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ذوالنون المصری سے حقیقتِ معرفت کے بارے سوال کیا

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٦۔

گیا، تو آپ نے فرمایا: (لطیفۂ) سِر کو اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے کی طلب سے خالی کر دینا، (اس کے ساتھ ساتھ) اپنی ہر (بری) عادت کو ترک کر دینا اور دل کا بغیر کسی لگاؤ (یعنی طلب و لالچ) کے اللہ تعالیٰ کی طرف سکون پانا، اور غیر اللہ کی طرف (کلیتًا) اِلتفات کو ترک کر دینا ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ أَبُوْ بَكْرٍ الزَّاهِدُ عَنِ الْمَعْرِفَةِ، فَقَالَ: الْمَعْرِفَةُ اسْمٌ وَمَعْنَاهَا وُجُوْدُ تَعْظِيْمٍ فِي الْقَلْبِ، يَمْنَعُكَ عَنِ التَّعْطِيْلِ وَالتَّشْبِيْهِ. (۱)

ذَكَرَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي الاِسْتِقَامَةِ.

حضرت ابوبکر زاہد سے معرفتِ الٰہی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: معرفت ایک اسم ہے، اور اس کا معنٰی دل میں ایسی تعظیم کا پایا جانا ہے، جو آپ کو احکامِ الٰہی پر عمل ترک کرنے سے باز رکھے اور رب تعالیٰ کے ساتھ تشبیہ سے بھی روک دے۔

اسے ابن تیمیہ نے 'الاستقامۃ' میں بیان کیا ہے۔

(۱) ابن تيمية في الاستقامة، ۱/۱٤٦۔

قَالَتْ رَابِعَةُ: ثَمَرَةُ الْمَعْرِفَةِ الْإِقْبَالُ عَلَى اللهِ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

حضرت رابعہ (بصریہ) نے فرمایا: معرفتِ الٰہی کا پھل مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجانا ہے (تاکہ بندے کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہوجائے)۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ الشِّبْلِيُّ: إِنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَمِيْعَ مَا خَلَقَ اللهُ عزوجل يَتَصَاغَرُ فِي عَيْنِهِ، عِنْدَمَا يُشَاهِدُ بِقَلْبِهِ بِأَنْوَارِ التَّوْحِيْدِ مِنْ عَظَمَةِ اللهِ. (٢)

ذَكَرَهُ الطُّوْسِيُّ فِي اللُّمَعِ.

حضرت ابوبکر شبلی نے فرمایا: جب عارف اَنوارِ توحید کے ذریعے اپنے دل کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا مشاہدہ کرتا ہے تو زمین و آسمان اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام اشیا اس کی نگاہ میں بے حیثیت ہو جاتی ہیں۔

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٩۔

(٢) السرّاج الطوسي في اللمع في تاريخ التصوف الإسلامي/٣٣۔

اسے امام الطّوسی نے 'اللمع فی التصوف' میں بیان کیا ہے۔

عَنْ أَبِي نَصْرٍ السِّرَاجِ، يَقُوْلُ: سُئِلَ رُوَيْمٌ عَنْ أَوَّلِ فَرْضٍ اِفْتَرَضَهُ اللهُ عَلٰى خَلْقِهٖ، مَا هُوَ؟ قَالَ: اَلْمَعْرِفَةُ. يَقُوْلُ اللهُ: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِo﴾ [الذاريات، ٥١/٥٦]. **قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِيَعْرِفُوْنِ.**(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي الاِسْتِقَامَةِ.

حضرت ابو نصر سراج الطّوسی سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: حضرت رویم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر سب سے پہلے جو لازم کیا تھا، وہ کون سا فرض ہے؟ انہوں نے کہا: معرفتِ الٰہی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِo﴾** 'اور میں نے جنّات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریںo' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: یہاں لِيَعْبُدُوْنِ سے مراد اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا ہے۔

اسے ابن تیمیہ نے 'الاستقامة' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ: حَقٌّ لِمَنْ أَعَزَّهُ اللهُ تَعَالٰى

---

(١) ابن تيمية في الاستقامة، ١/١٤٢۔

بِمَعْرِفَتِهٖ، أَنْ لَا يَلْتَفِتَ مِنْهُ إِلٰى غَيْرِهٖ.[1]

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام محمد بن واسع نے بیان کیا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے ذریعے سے عزت بخشی ہو، اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہٹ کر اس کے غیر کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہو۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الْأَنْطَاكِيُّ عَنِ الْمَعْرِفَةِ وَمَدَارِجِهَا، فَقَالَ: اَلْمَعْرِفَةُ تَكُوْنُ بِتَعْرِيْفِ اللهِ سُبْحَانَهٗ، وَمَدَارِجُهَا ثَلَاثٌ، فَالْمَدْرَجُ الْأَوَّلُ: إِثْبَاتُ وَحْدَانِيَّةِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ. وَالثَّانِيَةُ: قَطْعُ الْقَلْبِ عَمَّا دُوْنَ الْحَقِّ. وَالثَّالِثَةُ: هِيَ الَّتِي لَا سَبِيْلَ لِأَحَدٍ إِلٰى عِبَارَتِهَا، ﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾، [النور، ٢٤/ ٤٠].[2]

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٧۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٧-٤٨۔

امام احمد بن عاصم الانطاکی سے معرفت اور اس کے مدارج کے بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے فرمایا: معرفت اللہ تعالیٰ کے (خود اپنی) پہچان کرا دینے سے حاصل ہوتی ہے، (البتہ) اس کے تین درجے ہیں، پہلا درجہ: اللہ واحد و قہار کی وحدانیت کا پختہ عقیدہ؛ دوسرا درجہ: دل کا حق تعالیٰ کے ہر ماسوا (یعنی غیر) سے منقطع ہوجانا؛ اور تیسرا درجہ وہ ہے کہ کسی کے پاس اسے بیان کرنے کی طاقت نہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:) ﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ؀﴾ 'اور جس کے لیے اللہ ہی نے نورِ (ہدایت) نہیں بنایا تو اس کے لیے (کہیں بھی) نور نہیں ہوتا ؀'۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ ابْنُ عَطَاءٍ: مَا بَدْءُ هٰذَا الْأَمْرِ، وَمَا انْتِهَاؤُهٗ؟ فَقَالَ: بَدْؤُهٗ مَعْرِفَتُهٗ، وَانْتِهَاؤُهٗ تَوْحِيْدُهٗ. (۱)

ذَكَرَهٗ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابن عطاء سے پوچھا گیا: اس معاملہ (سلوک و تصوف) کی ابتداء اور انتہاء کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۵۲۔

معرفت اور اس کی انتہاء اس کی توحید (کا مشاہدہ) ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ النَّبَاجِيُّ: اَلْعَارِفُ لَا تُسْتَكْثَرُ لَهُ الْجَنَّةُ فِي جَنْبِ مَعْرِفَتِهٖ، فَكَيْفَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَإِنَّ لَذَائِذَ الْمَعْرِفَةِ وَسُرُوْرَهَا يُغْنِي عَنْ كُلِّ سُرُوْرٍ وَلَذَائِذَ دُوْنَهَا، مِنْ قُلُوْبِ أَهْلِهَا، فَكَيْفَ يَبْقٰى مَعَهَا سُرُوْرُ الدُّنْيَا وَلَذَائِذُ عَيْشِهَا. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

حضرت ابو عبد اللہ النباجی نے فرمایا: عارف کی معرفتِ الٰہیہ کے پہلو میں جنت کی وسعت بھی کم پڑ جاتی ہے، پھر دنیا و ما فیہا کی کیا حیثیت ہے۔ اور بے شک معرفت کی لذتیں اور کیف و سرور عارفوں کے دلوں کو ہر طرح کے کیف و سرور اور لذّتوں سے بے نیاز کر دیتے ہیں، یہ نہیں ہوسکتا کہ معرفتِ الٰہی کی لذتوں کے ساتھ دنیا کے سرور اور اس کی زندگی کی لذتیں بھی باقی رہ سکیں۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٨۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ النَّبَاجِيُّ: خَرَجَ أَكْثَرُ أَهْلِ الدُّنْيَا وَلَمْ يَذُوْقُوْا أَطْيَبَ شَيْءٍ فِيْهَا. قِيْلَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: سُرُوْرُ الْمَعْرِفَةِ، وَحَلَاوَةُ الْمِنَّةِ، وَلَذَائِدُ الْقُرْبَةِ، وَأُنُسُ الْمَحَبَّةِ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو عبد اللہ النباجی نے فرمایا: اکثر اَہل دنیا بہترین اور سب سے زیادہ لذیذ چیز چکھے بغیر دنیا سے کوچ کر گئے۔ پوچھا گیا: وہ بہترین چیز کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: معرفتِ الٰہی کا سرور، انعامِ الٰہی کی مٹھاس، محبوب حقیقی سے قربت کی لذت اور محبت کا اُنس۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْمُغَلِّسُ بْنُ شَدَّادٍ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ الدُّنْيَا مُظْلِمَةً، وَجَعَلَ الشَّمْسَ فِيْهَا ضِيَاءً، وَخَلَقَ الْقُلُوْبَ مُظْلِمَةً، وَجَعَلَ الْمَعْرِفَةَ فِيْهَا ضِيَاءً، فَإِذَا جَاءَ السَّحَابُ ذَهَبَ بِنُوْرِ الشَّمْسِ، وَكَذٰلِكَ يَجِيْءُ حُبُّ الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ مِنَ الْقَلْبِ. (٢)

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٨۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٤۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام مغلس بن شداد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تاریک پیدا کیا اور اس میں روشنی بکھیرنے کے لیے سورج کو ضیاء باری کا ذریعہ بنایا، (اسی طرح اس نے عام انسانی) دلوں کو بھی ابتداءً تاریک پیدا کیا مگر ان میں اجالے کے لیے معرفتِ الٰہی کو روشنی (کا ذریعہ) بنایا جس طرح جب بادل آتے ہیں تو سورج کی روشنی کو نظروں سے غائب کر دیتے ہیں، اسی طرح دنیا کی محبت آتی ہے تو دل سے معرفت کے نور کو غائب کر دیتی ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ أَبُو الطَّيِّبِ الْمَرَاغِيُّ: لِلْعَقْلِ دَلَالَةٌ، وَلِلْحِكْمَةِ إِشَارَةٌ، وَلِلْمَعْرِفَةِ شَهَادَةٌ، فَالْعَقْلُ يَدُلُّ، وَالْحِكْمَةُ تُشِيْرُ، وَالْمَعْرِفَةُ تَشْهَدُ: بِأَنَّ صَفَاءَ الْعِبَادَاتِ لَا يُنَالُ إِلَّا بِصَفَاءِ التَّوْحِيْدِ. (١)

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابوطیب المراغی فرماتے ہیں: عقل کا کام رہنمائی کرنا، حکمت

(١) القشيري في الرسالة/٤٢۔

کا کام (مطلوب کی طرف) اشارہ کرنا اور معرفت کا کام اس کی گواہی دینا ہے۔ عقل رہنمائی کرتی ہے، حکمت اشارہ کرتی ہے اور معرفت گواہی دیتی ہے کہ عبادات کی خالصیت عقیدہ توحید میں خالص ہوئے بغیر ممکن نہیں۔

اسے امام القشیری نے 'الرسالۃ' میں بیان کیا ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلْمَعْرِفَةُ عَلٰى وَجْهَيْنِ: مَعْرِفَةٌ عَلٰى رُؤْيَةِ النِّعْمَةِ، وَمَعْرِفَةٌ عَلٰى رُؤْيَةِ الْمُنْعِمِ. فَأَمَّا الْمَعْرِفَةُ الَّتِي هِيَ عَلٰى رُؤْيَةِ النِّعْمَةِ فَهِيَ أَنَّ الْعَبْدَ يَعْرِفُ الْمُنْعِمَ بِالنِّعْمَةِ لِلنِّعْمَةِ، قَالَ اللهُ ﷻ: ﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ﴾، [النحل، ١٦/٥٣].

وَأَمَّا الْمَعْرِفَةُ الَّتِي هِيَ عَلٰى رُؤْيَةِ الْمُنْعِمِ، فَهِيَ أَنَّ الْعَبْدَ يَعْرِفُ الْمُنْعِمَ بِالنِّعَمِ لِلْمُنْعِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَفِتَ مِنْهُ إِلَى النِّعْمَةِ قَوْلُهُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾، [الأنفال، ٨/٦٤]. وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ﴾، [التوبة، ٩/١٢٩].[1]

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٧۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

بعض عرفاء نے کہا ہے: معرفت کی دو صورتیں ہیں: پہلی، رویتِ نعمت یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے مشاہدے سے حاصل ہونے والی معرفت؛ دوسری رویتِ منعم یعنی نعمت عطا فرمانے والے رب کے دستِ عطا کے مشاہدے سے حاصل ہونے والی معرفت۔ رہی وہ معرفت جو رویتِ نعمت کے باعث نصیب ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ بندہ نعمت عطا کرنے والے کو اس نعمت کے ذریعے پہچانے تا کہ اسی سے مزید نعمت کی امید رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ﴾ 'اور تمہیں جو نعمت بھی حاصل ہے سو وہ اللہ ہی کی جانب سے ہے'۔

اور وہ معرفت جو رویتِ منعم (یعنی انعام عطا کرنے والی ذات پر نظر رکھنے) کے باعث حاصل ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ بندہ منعم یعنی اللہ تعالیٰ کا عرفان اس کی نعمتوں کے ذریعے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر حاصل کرے، ایسا نہ ہو کہ منعم کی طرف بندے کا التفات (مزید حصولِ) نعمت کے لیے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ٥﴾ 'اے نبی (معظّم!) آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ مسلمان (بھی) جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی٥'۔ نیز اس کا (یہ بھی) فرمان ہے: ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا

فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ﴾ 'اگر (ان بے پناہ کرم نوازیوں کے باوجود) پھر (بھی) وہ روگردانی کریں تو فرما دیجیے: مجھے اللہ کافی ہے'۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ بَعْضُهُمْ: لِلْعَارِفِ أَرْبَعُ عَلَامَاتٍ: لِسَانُهُ مَشْغُوْلٌ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَلَوْنُهُ أَصْفَرُ مِنْ خَوْفِ الْهِجْرَانِ، وَنَفْسُهُ ذَائِبَةٌ مِنْ خَوْفِ الرَّحْمٰنِ، وَقَلْبُهُ زَاهِرٌ بِنُوْرِ الإِيْمَانِ. (۱)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

بعض عرفاء نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے کی چار نشانیاں ہیں: اس کی زبان تلاوتِ قرآن مجید میں مشغول رہتی ہے، اس کا رنگ فراق کے خوف سے زرد رہتا ہے، اس کی جان رحمٰن کے خوف سے گھلتی رہتی ہے اور اس کا دل ایمان کے نور سے روشن رہتا ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ بَعْضُهُمْ: مَنْ عَرَفَ اللهَ ﷻ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ قَلَّ كَلَامُهُ

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/۴۹۔

وَدَامَ فِكْرُهُ، وَقَلَّ اسْتِمَاعُهُ وَنَظَرُهُ فِي غَيْرِ ذَاتِ اللهِ ﷻ، وَفَنِيَ عَنْ رُؤْيَةِ الْأَعْمَالِ، وَصَارَ مُتَحَيِّرًا مَعَ الْإِيْصَالِ، وَمُنْقَطِعًا عَنِ الْحَالِ إِلٰى وَلِيِّ الْحَالِ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کسی عارف نے کہا ہے: جس نے اللہ تعالیٰ کی کما حقہ معرفت حاصل کر لی۔ اس کی گفتگو کم ہو جاتی ہے اور تفکر دائمی ہو جاتا ہے۔ اور (یوں ہر شے میں اسی کا جلوہ دیکھنے کے سبب) ذات حق کے غیر سے اس کا سننا اور دیکھنا بھی کم ہو جاتا ہے، (گویا) وہ رؤیتِ اعمال (یعنی اپنے اعمال کی طرف دیکھنے کے عمل) سے فنا ہوجاتا ہے، اور وصلِ الٰہی کے ساتھ متحیر ہو کر، اپنے حال سے قطع نظر کر کے، مالکِ حال کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ: مَنْ عَرَفَ اللهَ تَعَالٰى وَثِقَ، وَمَنْ وَثِقَ صَدَقَ، وَمَنْ صَدَقَ لَحِقَ. (٢)

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٧۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٢۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کسی عارف نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اسے یقین حاصل ہوگیا، اور جسے وثوق و یقین حاصل ہوگیا اسے صدق (اِخلاص) نصیب ہوگیا، اور جس نے صدق اِختیار کرلیا اس نے رب تعالیٰ کو پالیا۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

قِيْلَ: حَقِيْقَةُ الْمَعْرِفَةِ نُوْرٌ طُرِحَ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ، وَلَيْسَ فِي الْخَزَانَةِ شَيْءٌ أَعَزُّ مِنَ الْمَعْرِفَةِ.

قِيْلَ: الْمَعْرِفَةُ حَيَاةُ الْقَلْبِ، يُحْيِيْهِ اللهُ تَعَالٰى بِهَا، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿اَوَ مَنۡ كَانَ مَيۡتًا فَاَحۡيَيۡنٰهُ وَجَعَلۡنَا لَهٗ نُوۡرًا يَّمۡشِىۡ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنۡ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡهَا﴾، [الأنعام، ٦/١٢٢]. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کہا گیا ہے: معرفتِ اِلٰہی درحقیقت ایک نور ہے جو قلبِ مومن

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٤۔

میں ڈال دیا جاتا ہے۔ (یہی وجہ ہے) کہ للہ تعالیٰ کے خزانہ میں معرفتِ الٰہی سے زیادہ (انسان کے لیئے) اعزاز و اکرام والی کوئی چیز نہیں۔

کہا گیا ہے: معرفت دل کی زندگی کا نام ہے، اللہ تعالیٰ دل کو اسی سے زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) فرمایا ہے: بھلا وہ شخص جو مُردہ (یعنی ایمان سے محروم) تھا، پھر ہم نے اسے (ہدایت کی بدولت) زندہ کیا اور ہم نے اس کے لیے (ایمان و معرفت کا) نور پیدا فرما دیا، (اب) وہ اس کے ذریعے (باقی دوسرے) لوگوں میں (بھی روشنی پھیلانے کے لیے) چلتا ہے، اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ (وہ جہالت اور گمراہی کے) اندھیروں میں (اس طرح گھرا) پڑا ہے کہ اس سے نکل ہی نہیں سکتا؟

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ عَنْ بَعْضِ الْعَارِفِيْنَ: مَا حَقِيْقَةُ الْمَعْرِفَةِ؟ قَالَ: رُؤْيَةُ الْحَقِّ مَعَ فُقْدَانِ رُؤْيَةِ مَا سِوَاهُ، حَتّٰى تَصِيْرَ عِنْدَهٗ جَمِيْعُ مَمْلَكَةِ اللهِ تَعَالٰى فِي جَنْبِ رُؤْيَةِ اللهِ تَعَالٰى، أَصْغَرَ مِنْ خَرْدَلَةٍ فِي جَمِيْعِ مَمْلَكَتِهٖ، فَهٰذَا لَا تَحْتَمِلُهٗ قُلُوْبُ أَهْلِ

الْغَفْلَةِ وَعَامَّةِ النَّاسِ.(۱)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کسی اور (عارف) سے پوچھا گیا: معرفت کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حق تعالیٰ کی رؤیت اِس طرح نصیب ہو کہ اس کے ماسوا کوئی اسے نظر ہی نہ آئے، یہاں تک کہ عارف کی نظر میں رویتِ الٰہی کا پہلو اس قدر غالب آ جائے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی تمام مملکت، اس کی مملکت میں پائے جانے والے رائی کے ایک دانے سے بھی چھوٹی دکھائی دے، یہ (ایک) ایسی (باریک اور لطیف) بات ہے جسے اہلِ غفلت اور عامۃ الناس کے دل برداشت نہیں کر سکتے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

قِيْلَ: مِنْ عَلَامَاتِ الْعَارِفِ، أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى الدُّنْيَا بِعَيْنِ الْاِعْتِبَارِ، وَإِلَى الْآخِرَةِ بِعَيْنِ الْاِنْتِظَارِ، وَإِلَى النَّفْسِ بِعَيْنِ الْاِحْتِقَارِ، وَإِلٰى طَاعَتِهٖ بِعَيْنِ الْاِعْتِذَارِ لَا بِعَيْنِ الْاِسْتِكْثَارِ، وَإِلَى الْمَعْرِفَةِ بِعَيْنِ الْاِسْتِبْشَارِ، وَإِلَى الْمَعْرُوْفِ سُبْحَانَهٗ بِعَيْنِ الْاِفْتِخَارِ.(۲)

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٥۔

(۲) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٩۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کہا گیا: عارف کی علامات میں سے ہے کہ وہ دنیا کو عبرت کی نگاہ سے، آخرت کو انتظار کی نگاہ سے، خواہشات و شہواتِ نفس کو حقارت کی نگاہ سے، اپنی اطاعت کو کثرت کی نگاہ سے نہیں بلکہ معذرت کی نگاہ سے، معرفتِ الٰہی کو خوشی کی نگاہ سے، اور اللہ ﷻ کی رضا اور وصال کو فخر کی نگاہ سے دیکھتا ہے (یعنی جذبہ شکر و اِمتنان سے سرشار ہو جاتا ہے)۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ آخَرُ عَنْ حَقِيْقَةِ الْمَعْرِفَةِ، فَقَالَ: هِيَ الْاِنْقِطَاعُ بِالْقَلْبِ إِلَى اللهِ ﷻ، وَتَجْرِيْدُ السِّرِّ عَنْ كُلِّ مَا دُوْنَ الْحَقِّ لِلْحَقِّ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کسی عارف سے معرفت کی حقیقت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: معرفت سے مراد ہر طرف سے کٹ کر دل کا کامل یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جانا اور باطن کا حق تعالیٰ

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٥۔

کے علاوہ ہر غیر سے خالی کر لینا حقیقت معرفت ہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ: مَتٰى يَعْرِفُ الْعَبْدُ أَنَّهٗ عَلٰى تَحْقِيْقِ الْمَعْرِفَةِ؟ فَقَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدْ فِي قَلْبِهٖ مَكَانًا لِغَيْرِ رَبِّهٖ ﷻ. (۱)

ذَكَرَهٗ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

کسی (عارف) سے سوال کیا گیا کہ بندہ کو کب پتہ چلتا ہے کہ اس نے معرفت کو حقیقتاً پالیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب وہ اپنے دل میں اپنے رب کے علاوہ کسی بھی غیر کی تمنا، تعلق یا رغبت کے لیے جگہ نہ پائے (تو سمجھ لے کہ اس نے معرفت کو پالیا ہے)۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْرِفَةِ اللهِ، فَقَالَ: الْمَعْرِفَةُ، هِيَ الْعُبُوْدِيَّةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى. (۲)

ذَكَرَهٗ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

---

(۱) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٤٦۔

(۲) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٠۔

بعض عرفاء سے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے فرمایا: معرفت اللہ تعالیٰ کے لیے بندے کی (کامل اور خالص) عبودیت کو کہتے ہیں۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْمَعْرِفَةِ، فَقَالَ: أَدْنَى الْمَعْرِفَةِ أَنْ لَا يَكُوْنَ بَيْنَ اللهِ تَعَالٰى وَبَيْنَ الْعَبْدِ حِجَابٌ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

بعض عرفاء سے معرفت کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: معرفت کا ادنیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان (نفس اور دنیا کا) کوئی حجاب (باقی) نہ رہے۔

اسے امام ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٠۔

اَلإِيْمَانُ بِالرُّسُلِ وَالأَنْبِيَاءِ علیہم السلام

﴿رُسلِ عظام اور اَنبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ (البقرة، ۲/ ۲۸۵)

(وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلب گار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہے ○

(۲) اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْ ۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

(آل عمران، ٣/٣٣-٣٤)

بے شک اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو اور نوح (علیہ السلام) کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو سب جہان والوں پر (بزرگی میں) منتخب فرما لیا ۝ یہ ایک ہی نسل ہے ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے ۝

(٣) وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (آل عمران، ٣/٨١)

اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ۝

(٤) فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

(آل عمران، ٣/١٧٩)

سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ، اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہےo

(٥) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًاo

(النساء، ٤/١٣٦)

اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے (اس سے) پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو بے شک وہ دور دراز کی گمراہی میں بھٹک گیاo

(٦) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَo (الأنعام، ٦/٤٨)

اور ہم پیغمبروں کو نہیں بھیجتے مگر خوش خبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے بنا کر، سو جو شخص ایمان لے آیا اور (عملاً) درست ہوگیا تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گےo

(٧) وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ

نَّشَآءُ ط اِنَّ رَبَّکَ حَکِيْمٌ عَلِيْمٌ○ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط کُلًّا هَدَيْنَا ج وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ط وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ○ وَزَکَرِيَّا وَيَحْيٰی وَعِيْسٰی وَاِلْيَاسَ ط کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ○ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ط وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِيْنَ○ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ج وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○ ذٰلِکَ هُدَی اللهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اُولٰٓـئِکَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ ج فَاِنْ يَّکْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِکٰـفِرِيْنَ○ اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ هَدَی اللهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ط قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِيْنَ○ (الأنعام، ٦/٨٣-٩٠)

اور یہی ہماری (توحید کی) دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی (مخالف) قوم کے مقابلہ میں دی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک آپ کا رب بڑی حکمت والا خوب جاننے والا ہے○ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق اور یعقوب (بیٹا اور پوتا علیہما السلام) عطا کیے، ہم نے (ان) سب کو ہدایت سے نوازا اور ہم نے (ان سے) پہلے نوح (علیہ السلام) کو (بھی)

ہدایت سے نوازا تھا اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون (علیہم السلام کو بھی ہدایت عطا فرمائی تھی)، اور ہم اسی طرح نیکوکاروں کو جزا دیا کرتے ہیںo اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس (علیہم السلام کو بھی ہدایت بخشی)۔ یہ سب نیکوکار (قربت اور حضوری والے) لوگ تھےo اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط (علیہم السلام کو بھی ہدایت سے شرف یاب فرمایا)، اور ہم نے ان سب کو (اپنے زمانے کے) تمام جہان والوں پر فضیلت بخشیo اور ان کے آباء (و اجداد) اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بھی (بعض کو ایسی فضیلت عطا فرمائی) اور ہم نے انہیں (اپنے لطفِ خاص اور بزرگی کے لیے) چن لیا تھا اور انہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت فرمادی تھیo یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے، اور اگر (بالفرض) یہ لوگ شرک کرتے تو ان سے وہ سارے اعمالِ (خیر) ضبط (یعنی نیست و نابود) ہوجاتے جو وہ انجام دیتے تھےo (یہی) وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمِ (شریعت) اور نبوّت عطا فرمائی تھی۔ پھر اگر یہ لوگ (یعنی کفّار) ان باتوں سے انکار کردیں تو بے شک ہم نے ان (باتوں) پر (ایمان لانے کے لیے) ایسی قوم کو مقرر کردیا ہے جو ان سے انکار کرنے والے نہیں (ہوں گے)o (یہی) وہ لوگ (یعنی پیغمبرانِ خدا) ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت فرمائی ہے پس (اے رسولِ آخر الزمان!) آپ ان کے (فضیلت والے سب) طریقوں (کو اپنی سیرت میں جمع کرکے ان) کی پیروی کریں (تاکہ آپ کی

ذات میں ان تمام انبیاء و رسل کے فضائل و کمالات یکجا ہوجائیں)، آپ فرما دیجیے: (اے لوگو!) میں تم سے اس (ہدایت کی فراہمی) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ یہ تو صرف جہان والوں کے لیے نصیحت ہےo

(۸) قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنِّی اصۡطَفَیۡتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیۡ وَبِکَلَامِیۡ زصلے فَخُذۡ مَاۤ اٰتَیۡتُکَ وَکُنۡ مِّنَ الشّٰکِرِیۡنَo

(الأعراف، ۷/ ۱٤٤)

ارشاد ہوا: اے موسیٰ! بے شک میں نے تمہیں لوگوں پر اپنے پیغامات اور اپنے کلام کے ذریعے برگزیدہ و منتخب فرما لیا۔ سو میں نے تمہیں جو کچھ عطا فرمایا ہے اسے تھام لو اور شکرگزاروں میں سے ہو جاؤo

(۹) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ یُؤۡتِکُمۡ کِفۡلَیۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ط وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌo

(الحدید، ۵۷/ ۲۸)

اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کے رسولِ (مکرّم ﷺ) پر ایمان لے آؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصّے عطا فرمائے گا اور تمہارے لیے نور پیدا فرما دے گا جس میں تم (دنیا اور آخرت میں) چلا کرو گے اور تمہاری مغفرت فرما دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo

اَلْحَدِيْث

٤ . عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ. ...... وفيه:

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ:

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبيّ ﷺ عن الإيمان والإسلام والإحسان وعلم السّاعة، ١/٢٧، الرقم/٥٠، وأيضًا في كتاب التفسير/لقمان، باب إنّ الله عنده علم السّاعة، ٤/١٧٩٣، الرقم/٤٤٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ١/٣٦، الرقم/٨-٩، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في وصف جبريل للنبي ﷺ الإيمان والإسلام، ٥/٦، الرقم/٢٦٠١، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في القدر، ٤/٢٢٢، الرقم/٤٦٩٥، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب نعت الإسلام، ٨/٩٧، الرقم/٤٩٩٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ١/٢٤، الرقم/٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥١، الرقم/٣٦٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢٧، الرقم/٢٥٠٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٨٩، الرقم/١٦٨-

صَدَقْتَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عمر بن الخطاب ﷺ **روایت کرتے ہیں** کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص آیا، جس کے کپڑے نہایت سفید تھے...... اِس حدیث میں ہے کہ:

اس نے عرض کیا: مجھے (حقیقتِ) ایمان کے بارے میں بیان فرمائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ وہ (سائل) عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَسْلِمْ تُسْلَمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا الإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تُسْلِمَ لِلّٰهِ وَيُسْلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ، قَالَ: فَأَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ قَالَ: وَمَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَبِالْبَعْثِ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ.(١)

(١) أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٩٣١/٥،

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ.

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ قبیلہ اَسلم کے ایک شخص سے، اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام قبول کر لو، تم سلامتی پا جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے آگے اپنا سرِ تسلیم خم کر دو اور تمام مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔ اس شخص نے پوچھا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (دل سے) ایمان (لانا)، اس نے پوچھا: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں پر اور موت کے بعد دوبارہ زندہ اُٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔

اِسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٥. **عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمِ**

.... الرقم/١٦٨٣۔

٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٧٦-٧٧، الرقم/٣٦١، وأيضًا في الثقات، ٢/١١٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٦٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/٢٧٥، ٢٧٧، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٨٦- ٥٨٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٣۔

الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ: مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرُوْنَ أَلْفًا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمِ الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ؟ قَالَ: ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ كَانَ أَوَّلُهُمْ قَالَ: آدَمُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَلَقَهُ اللهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُوْحِهٖ وَكَلَّمَهُ قَبْلًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرْبَعَةٌ سُرْيَانِيُّوْنَ: آدَمُ، وَشِيْثُ، وَأَخْنُوْخُ. وَهُوَ إِدْرِيْسُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ. وَنُوْحٌ، وَأَرْبَعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ: هُوْدٌ، وَشُعَيْبٌ، وَصَالِحٌ، وَنَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ (ﷺ).

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک طویل روایت میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، انبیاء کرام علیہم السلام کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار۔ میں نے عرض کیا: ان میں سے رسول کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین سو تیرہ (افراد) کا ایک جم غفیر ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ان میں سے سب سے پہلے نبی کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدم علیہ السلام۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ نبی مرسل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا، ان میں اپنی روح پھونکی اور (سب) انسانوں سے پہلے ان سے کلام فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر، چار نبی سریانی تھے، آدم علیہ السلام، شیث علیہ السلام، اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام اور یہ (ادریس علیہ السلام) پہلے

نبی تھے جنہوں نے قلم کے ساتھ لکھا اور (چوتھے) نوح ﷺ۔ اور چار نبی عربی ہیں: ہود ﷺ، شعیب ﷺ، صالح ﷺ اور تمہارے نبی محمد (مصطفیٰ ﷺ)۔

اِسے امام ابن حبان، ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنہما قَالَ: كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ عَشَرَةُ قُرُوْنٍ، كُلُّهُمْ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِنَ الْحَقِّ، فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا، بَعَثَ اللهُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ، فَكَانُوْا أُمَّةً وَاحِدَةً.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی الله عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم ﷺ اور حضرت نوح ﷺ کے درمیان دس نسلوں کا (ایک طویل) عرصہ ہے۔ (اس دوران) وہ (تمام لوگ) شریعتِ حق پر تھے، جب ان میں اختلافات پیدا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب نازل فرمائی، پھر وہ ایک امت ہو گئے۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عِكْرِمَةَ رضی الله عنہ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ عَشَرَةُ أَقْرُنٍ، كُلُّهَا عَلَى الْإِسْلَامِ.(١)

٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٤٨٠، الرقم/٣٦٥٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٣١٨-٣١٩۔

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٩، الرقم/٣٣٩٢٨۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عکرمہ ﷺ سے مروی ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان دس نسلوں کا وقفہ ہے اور یہ تمام زمانے اسلام پر تھے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تعالى: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ط اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ [مريم، ١٩/٤١]، قَالَ: كَانَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ إِلَّا عَشْرَةٌ: نُوْحٌ، وَصَالِحٌ، وَهُوْدٌ، وَلُوْطٌ، وَشُعَيْبٌ، وَإِبْرَاهِيْمُ، وَإِسْمَاعِيْلُ، وَإِسْحَاقُ، وَيَعْقُوْبُ وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ لَهُ اسْمَانِ إِلَّا إِسْرَائِيْلَ وَعِيْسٰى فَإِسْرَائِيْلُ يَعْقُوْبُ وَعِيْسَى الْمَسِيْحُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٤٠٥، الرقم/٣٤١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٧٦، الرقم/١١٧٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٥٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٨٨۔

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷠ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۝﴾ ’اور آپ کتاب (قرآن مجید) میں ابراہیم (﵇) کا ذکر کیجیے، بے شک وہ بڑے صاحبِ صدق نبی تھے۝‘ - کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام ﷩ بنی اسرائیل میں سے تھے سوائے دس انبیاء کرام ﷩ کے اور وہ یہ ہیں: حضرت نوح ﵇، حضرت صالح ﵇، حضرت ہود ﵇، حضرت لوط ﵇، حضرت شعیب ﵇، حضرت اِبراہیم ﵇، حضرت اِسماعیل ﵇، حضرت اِسحاق ﵇، حضرت یعقوب ﵇ اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ۔ اَنبیاءِ کرام ﷩ میں سے سوائے حضرت اسرائیل ﵇ اور حضرت عیسیٰ ﵇ کے کسی کے دو نام نہیں تھے۔ اسرائیل ﵇ کا دوسرا نام یعقوب تھا اور عیسیٰ ﵇ کا دوسرا نام مسیح تھا۔

اِسے امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلُّوْا عَلٰى أَنْبِيَاءِ

۸: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱/۱۴۸-۱۴۹، الرقم/۱۳۱، وأيضًا في الدعوات الكبير/۱۲۱، الرقم/۱۶۰، والخطيب البغدادي عن أنس ﵁ في تاريخ بغداد، ۷/۳۸۰، الرقم/۳۹۰۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۸۵، الرقم/۳۷۱۰، والعسقلاني في المطالب العالية، ۱۳/۸۱۰، الرقم/۳۳۳۴۔

اللهِ وَرُسُلِهٖ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِي.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيْبُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں پر درود بھیجا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اسی طرح رسول بنا کر بھیجا تھا جس طرح اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔

اسے امام بیہقی، خطیب بغدادی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

اَلإِیْمَانُ بِالْمَلَائِکَةِ

فرشتوں پر اِیمان لانا

اَلْقُرْآن

(۱) وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ج وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○

(البقرة، ۲/ ۳۰)

اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، انہوں نے عرض کیا: کیا تُو زمین میں کسی ایسے شخص کو (نائب) بنائے گا جو اس میں فساد انگیزی کرے گا اور خونریزی کرے گا؟ حالاں کہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہمہ وقت) پاکیزگی بیان کرتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے○

(۲) مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِیْلَ وَمِیْکٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ○ (البقرة، ۲/ ۹۸)

جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا اور جبریل اور

میکائیل کا دشمن ہوا تو یقیناً اللہ (بھی ان) کافروں کا دشمن ہے○

(٣) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○ (البقرة، ٢/٢٨٥)

(وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہے○

(٤) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ (آل عمران، ٣/١٨)

اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہے○

(۵) اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ○ بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ○

(آل عمران، ۳/ ۱۲۴-۱۲۵)

جب آپ مسلمانوں سے فرما رہے تھے کہ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار اتارے ہوئے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے ○ ہاں اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیزگاری قائم رکھو اور وہ (کفّار) تم پر اسی وقت (پورے) جوش سے حملہ آور ہو جائیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا ○

(۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ○

(النساء، ۴/ ۱۳۶)

اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے (اس سے) پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو بے شک وہ

دور دراز کی گمراہی میں بھٹک گیا○

(۷) وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ○ (الأنعام، ٦/ ٦١)

اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر (فرشتوں کو بطور) نگہبان بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے (تو) ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ خطا (یا کوتاہی) نہیں کرتے○

(۸) وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ○

(الأنعام، ٦/ ٩٣)

اور اگر آپ (اس وقت کا منظر) دیکھیں جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں گے اور فرشتے (ان کی طرف) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے اور (ان سے کہتے ہونگے) تم اپنی جانیں جسموں سے نکالو۔ آج تمہیں سزا میں ذلّت کا عذاب دیا جائے گا۔ اس وجہ سے کہ تم اللہ پر ناحق باتیں کیا کرتے تھے اور تم اس کی آیتوں سے سرکشی کیا کرتے تھے○

(۹) اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ

وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ○ (الأعراف، ٧/٢٠٦)

بے شک جو (ملائکہ مقربین) تمہارے رب کے حضور میں ہیں وہ (کبھی بھی) اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور (ہمہ وقت) اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتے ہیں○

(١٠) اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ○ (الأنفال، ٨/٩)

(وہ وقت یاد کرو) جب تم اپنے رب سے (مدد کے لیے) فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول فرمالی (اور فرمایا) کہ میں ایک ہزار پے در پے آنے والے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کرنے والا ہوں○

(١١) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ○ (الأنفال، ٨/٥٠)

اور اگر آپ (وہ منظر) دیکھیں (تو بڑا تعجب کریں) جب فرشتے کافروں کی جان قبض کرتے ہیں وہ ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر (ہتھوڑے) مارتے جاتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ دوزخ کی) آگ کا عذاب چکھ لو○

(١٢) لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ

سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ج وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ○ (الرعد، ۱۳/ ۱۱)

(ہر) انسان کے لیے یکے بعد دیگرے آنے والے (فرشتے) ہیں جو اس کے آگے اور اس کے پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ بے شک اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے آپ میں خود تبدیلی پیدا کر ڈالیں، اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ (اس کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے) عذاب کا ارادہ فرما لیتا ہے تو اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، اور نہ ہی ان کے لیے اللہ کے مقابلہ میں کوئی مددگار ہوتا ہے○

(۱۳) وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ج وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللهِ ج وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ○ (الرعد، ۱۳/ ۱۳)

(بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتہ) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور وہ کڑکتی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اسے گرا دیتا ہے، اور وہ (کفار قدرت کی ان نشانیوں کے باوجود) اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، اور وہ سخت تدبیر و گرفت والا ہے○

(۱٤) الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ (النحل، ۱٦/ ۳۲)

جن کی روحیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نیکی و طاعت

کے باعث) پاکیزہ اور خوش وخرم ہوں، (ان سے فرشتے قبضِ روح کے وقت ہی کہہ دیتے ہیں:) تم پر سلامتی ہو، تم جنت میں داخل ہو جاؤ اُن (اَعمالِ صالحہ) کے باعث جو تم کیا کرتے تھےo

(۱۵) وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَo يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَo (النحل، ۱۶/۴۹-۵۰)

اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے جملہ اور فرشتے، اللہ (ہی) کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (ذرا بھی) غرور وتکبر نہیں کرتےo وہ اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے رہتے ہیں اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے (اسے) بجا لاتے ہیںo

(۱٦) اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ م بَصِيْرٌo (الحج، ۲۲/۷۵)

اللہ فرشتوں میں سے (بھی) اور انسانوں میں سے (بھی اپنا) پیغام پہنچانے والوں کو منتخب فرما لیتا ہے۔ بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہےo

(۱۷) وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُo عَلٰى

قَلۡبِکَ لِتَکُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذِرِيۡنَ○ (الشعراء، ٢٦/١٩٢-١٩٤)

اور بے شک یہ (قرآن) سارے جہانوں کے رب کا نازل کردہ ہے○ اسے روح الامین (جبرائیل علیہ السلام) لے کر اترا ہے○ آپ کے قلبِ (انور) پر تاکہ آپ (نافرمانوں کو) ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیں○

(١٨) هُوَ الَّذِیۡ يُصَلِّیۡ عَلَيۡکُمۡ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِيُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَکَانَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَحِيۡمًا○ (الأحزاب، ٣٣/٤٣)

وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے، اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے○

(١٩) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا○ (الأحزاب، ٣٣/٥٦)

بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو○

(٢٠) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا اُولِیۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ (فاطر، ۱/۳۵)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین (کی تمام وسعتوں) کا پیدا فرمانے والا ہے، فرشتوں کو جو دو دو اور تین تین اور چار چار پَروں والے ہیں، قاصد بنانے والا ہے، اور تخلیق میں جس قدر چاہتا ہے اضافہ (اور توسیع) فرماتا رہتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہے○

(۲۱) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ○ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكۡرًا ○

(الصافات، ۳۷/۱-۳)

قسم ہے قطار در قطار صف بستہ جماعتوں کی○ پھر بادلوں کو کھینچ کر لے جانے والی یا برائیوں پر سختی سے جھڑکنے والی جماعتوں کی○ پھر ذکرِ الٰہی (یا قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کی○

(۲۲) وَ تَرَی الۡمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ ۚ وَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَقِیۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○

(الزمر، ۳۹/۷۵)

اور (اے حبیب!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے، اور (سب) لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کُل حمد اللہ ہی کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے○

(٢٣) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ○ (المؤمن، ٤٠/٧)

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے اِرد گِرد ہیں وہ (سب) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں (یہ عرض کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے، پس اُن لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○

(٢٤) اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ○ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ○ (قٓ، ٥٠/١٧-١٨)

جب دو لینے والے (فرشتے اس کے ہر قول و فعل کو تحریر میں) لے لیتے ہیں (جو) دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں○ وہ مُنہ سے کوئی بات نہیں کہنے پاتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے○

(٢٥) تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ

اَلْفَ سَنَةٍo (المعارج، ٤/٧٠)

اس (کے عرش) کی طرف فرشتے اور روح الامین عروج کرتے ہیں ایک دن میں، جس کا اندازہ (دنیوی حساب سے) پچاس ہزار برس کا ہےo

(٢٦) وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًاo وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًاo وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًاo فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًاo فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًاo (النازعات، ٧٩/١-٥)

ان (فرشتوں) کی قَسم جو (کافروں کی جان ان کے جسموں کے ایک ایک انگ میں سے) نہایت سختی سے کھینچ لاتے ہیںo اور ان (فرشتوں) کی قَسم جو (مومنوں کی جان کے) بند نہایت نرمی سے کھول دیتے ہیںo اور ان (فرشتوں) کی قَسم جو (زمین و آسمان کے درمیان) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیںo پھر ان (فرشتوں) کی قَسم جو لپک کر (دوسروں سے) آگے بڑھ جاتے ہیںo پھر ان (فرشتوں) کی قَسم جو مختلف امور کی تدبیر کرتے ہیںo

(٢٧) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍo ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍo مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍo (التکویر، ٨١/١٩-٢١)

بے شک یہ (قرآن) بڑی عزت و بزرگی والے رسول کا (پڑھا ہوا) کلام ہےo جو (دعوتِ حق، تبلیغِ رسالت اور روحانی استعداد میں) قوت و ہمت والے ہیں (اور) مالکِ عرش کے حضور بڑی قدر و منزلت (اور جاہ و عظمت) والے ہیںo (تمام جہانوں کے لیے) واجب الاطاعت ہیں (کیوں کہ ان کی اطاعت

ہی اللہ کی اطاعت ہے)، امانت دار ہیں (وحی اور زمین و آسمان کے سب اُلوہی رازوں کے حامل ہیں)o

(۲۸) كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِo وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَo كِرَامًا كَاتِبِيْنَo يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَo (الانفطار، ۸۲/۹-۱۲)

حقیقت تو یہ ہے (اور) تم اِس کے برعکس روزِ جزا کو جھٹلاتے ہوo حالانکہ تم پر نگہبان فرشتے مقرر ہیںo (جو) بہت معزز ہیں (تمہارے اعمال نامے) لکھنے والے ہیںo وہ ان (تمام کاموں) کو جانتے ہیں جو تم کرتے ہوo

(۲۹) كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَo وَ مَآ اَدْرٰكَ مَا عِلِّيُّوْنَo كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌo يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَo (المطففين، ۸۳/۱۸-۲۱)

یہ (بھی) حق ہے کہ بے شک نیکوکاروں کا نوشتۂ اعمال علّیین (یعنی دیوان خانۂ جنت) میں ہےo اور آپ نے کیا جانا کہ علّیین کیا ہے؟o (یہ جنت کے اعلیٰ درجہ میں اس بڑے دیوان کے اندر) لکھی ہوئی (ایک) کتاب ہے (جس میں ان جنتیوں کے نام اور اعمال درج ہیں جنہیں اعلیٰ مقامات دیے جائیں گے)o اس جگہ (اللہ کے) مقرب فرشتے حاضر رہتے ہیںo

(۳۰) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍo تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ج مِّنْ كُلِّ اَمْرٍo (القدر، ۹۷/۳-۴)

شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہےo اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیںo

اَلْحَدِيْث

٩. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ – فِي حَدِيْثِ جِبْرِيْلَ – عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عمر بن الخطاب ﷺ طویل حدیثِ جبرائیل میں حضور نبی اکرم ﷺ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبي ﷺ عن الإيمان والإسلام والإحسان وعلم الساعة، ١/٢٧، الرقم/٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ١/٣٦، الرقم/٨-٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥١، الرقم/٣٦٧، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في وصف جبريل للنبي ﷺ الإيمان والإسلام، ٥/٦، الرقم/٢٦١٠، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في القدر، ٤/٢٢٣، الرقم/٤٦٩٥، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب نعت الإسلام، ٨/٩٧-٩٨، الرقم/٤٩٩٠۔

سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بیان فرمائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے (کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں کی تخلیق نور سے، جنوں کی آگ کے شعلہ سے اور آدم علیہ السلام کی تخلیق اُس

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب في أحاديث متفرقة، ٤/٢٢٩٤، الرقم/٢٩٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥٣، الرقم/٢٥٢٣٥، وأيضًا، ٦/١٦٨، الرقم/٢٥٣٩٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٥، الرقم/٦١٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٤٢٥، الرقم/٢٠٩٠٤، وابن راهويه في المسند، ٢/٢٧٧، الرقم/٧٨٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٣٠، الرقم/١٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٣، الرقم/١٧٤٨٧، وأيضًا في شعب الإيمان، ١/١٦٨، الرقم/١٤٣-١

شے سے ہوئی جس کے بارے میں تمہیں پہلے بتایا جاچکا ہے (یعنی سُلٰـلَةٌ مِّنْ طِيْنٍ 'مٹی کے کیمیائی اجزاء کے خلاصہ سے')۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابن حبان اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَـلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَـلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ٦/٢٧٢١، الرقم/٧٠٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١/١٧٥، الرقم/٤٥٩، ومالك في الموطأ، ١/١٧٠، الرقم/٤١١، وأبو عوانة في المسند، ١/٣١٥، الرقم/١١١٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٥٠، الرقم/٢٨٣٦۔

وہ آسمان کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت اُن سے دریافت فرماتا ہے ۔ حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے ۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے اُنہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

اسے امام بخاری، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

١٢. وَعَنْهُ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا، يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا. فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعا والتوبة والاستغفار، باب فضل مجالس الذكر، ٤/٢٠٦٩، الرقم/٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم/٧٤٢٠، وأيضًا، ٢/٣٨٢، الرقم/٨٩٦٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، الرقم/٢٣١٦، وأيضًا، ٤/٢٤٤، الرقم/٥٥٢٣۔

شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو گشت کرتے رہتے ہیں اور (متعین کردہ فرشتوں سے) زائد ہیں۔ وہ مجالسِ ذکر کو ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے ایک دوسرے کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی جگہ (ان کے نورانی وجود سے) بھر جاتی ہے۔ پھر جب ذاکرین مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے بھی آسمان کی طرف واپس چلے جاتے ہیں۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ، كَأَشَدِّ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾، [آل عمران، ٣/١٢٢]، ٤/١٤٨٩، الرقم/٣٨٢٨، وأيضًا في كتاب اللباس، باب الثياب البيض، ٥/٢١٩٢، الرقم/٥٤٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في قتال جبريل وميكائيل عن النبي ﷺ يوم أحد، ٤/١٨٠٢، الرقم/٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧١، الرقم/١٤٦٨، والشاشي في المسند، ١/١٨٥، الرقم/١٣٣۔

الْقِتَالِ. مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عليهما السلام.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ اُحد کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو ایسے آدمی دیکھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ اُنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور جرات و بہادری سے برسرِ پیکار تھے۔ میں نے اُنہیں اِس سے پہلے کبھی دیکھا تھا نہ بعد میں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم کی بیان کردہ روایت میں یہ وضاحت بھی ہے کہ وہ دو اَفراد جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔

وَفِي رِوَايَةِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ – وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، – قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

وَلَفْظُهُمَا: فَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيْكُمْ؟

قَالُوْا: خِيَارَنَا. قَالَ: كَذٰلِكَ هُمْ عِنْدَنَا، خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.(١)

ایک روایت میں حضرت رفاعہ بن رافع ﷛ - جو کہ بدری صحابہ میں سے ہیں - بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا: (یا رسول اللہ!) آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے (صحابہ) کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُنہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا کلمہ ارشاد فرمایا۔ حضرت جبرائیل ﷺ نے عرض کیا: غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی (فضیلت کے اعتبار سے) دوسرے فرشتوں میں اِسی طرح ہیں۔

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدرا، ١٤٦٧/٤، الرقم/٣٧٧١، وأحمد بن حنبل في المسند عن رافع بن خديج، ٤٦٥/٣، الرقم/١٥٨٥٨، وابن ماجه في السنن عن رافع بن خديج، المقدمة، باب فضل أهل بدر، ٥٦/١، الرقم/١٦٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٦٤/٧، الرقم/٣٦٧٢٥، ٣٦٧٣١، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٩١/٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢٤/١، الرقم/٥٨۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام احمد اور ابن ماجہ کے الفاظ یوں ہیں: جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے بہترین لوگ ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اِسی طرح وہ فرشتے (جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی) ہمارے نزدیک بہترین فرشتے ہیں۔

١٤. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَمْشُوْنَ أَمَامَهُ إِذَا خَرَجَ وَيَدَعُوْنَ ظَهْرَهُ لِلْمَـلَائِكَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ: لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ.

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٢، الرقم/١٤٢٧٤، ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من كره أن يوطأ عقباه، ١/٩٠، الرقم/٢٤٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢١٨، الرقم/٦٣١٢، وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/١٨٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥١٤، الرقم/٢٠٩٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٦١، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٦، الرقم/٩٧، والسيوطي في شرحه على سنن ابن ماجه، ١/٢٢، الرقم/٢٤٤۔

حضرت جابر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب باہر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے صحابہ آپ کے سامنے چلتے تھے، اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کو فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے، (فرشتے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے)۔

اِسے امام احمد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور مناوی فرماتے ہیں کہ امام ابو نعیم نے فرمایا: کیونکہ فرشتے دشمنوں سے آپ ﷺ کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

١٥. عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ ﷛ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ ﷦، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ،

١٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ١/٥٧، الرقم/٩٤، وذكره ابن القيّم في جلاء الأفهام/١٣٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم وملائكته، ٣/٥١٨، والسمهودي في وفاء الوفاء، ٢/٥٥٩، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٦٢٥، والزرقاني في شرح المواهب اللدينية، ١٢/٢٨٣-٢٨٤، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ١٢/٤٥٢-٤٥٣۔

وَيُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتّٰی إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ، حَتّٰی إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَـلَائِکَةِ يَزِفُّوْنَهٗ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت نُبَیہ بن وہب ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اہلِ مجلس نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب ﷺ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے (یعنی ہر روز) ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کو (اپنے نورانی وجود سے) گھیر لیتے ہیں، (حصولِ برکت وتوسل کے لیے) قبرِ اقدس سے اپنے پَر مس کرتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح شام کے وقت بھی اتنے ہی فرشتے مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب (روزِ قیامت) آپ ﷺ کی قبرِ مبارک شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ کَعْبَ الْأَحْبَارِ، قَالَ: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ مِنَ الْمَـلَائِکَةِ

حَتّٰی یَحُفُّوْا بِالْقَبْرِ یَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰی إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰی إِذَا انْشَقَّتِ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِیْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَـلَائِکَةِ یُوَقِّرُوْنَهُ ﷺ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ حَیَّانَ وَالْبَیْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَیْمٍ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

ایک اور روایت میں حضرت نبیہ بن وہب ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار نے فرمایا: کوئی صبح ایسی طلوع نہیں ہوتی جس میں ستر ہزار فرشتے نہ اُترتے ہوں، یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب شام ہو جاتی ہے۔ تو وہ آسمانوں کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اُن جیسے دوسرے فرشتے اُتر کر یہی عمل دہراتے ہیں، یہاں تک کہ (قیامت کے دن) جب (آپ کی قبرِ انور) کی زمین کھُلے گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ

---

(۱) أخرجه ابن حیان في العظمة، ۳/۱۰۱۸-۱۰۱۹، الرقم/۵۳۷، والبیهقي في شعب الإیمان، ۳/۴۹۲-۴۹۳، الرقم/۴۱۷۰، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۵/۳۹۰، وابن النجاد في الرد علی من یقول القرآن مخلوق/۶۳، الرقم/۸۹، وابن الجوزي في الوفا/۸۳۳، الرقم/۱۵۷۸۔

حشر کی طرف) تشریف لے جائیں گے جو آپ ﷺ پر کثرت سے سلام پیش کرتے ہوئے آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر بجا لائیں گے۔

اِسے امام ابن حبان، بیہقی، ابونعیم اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ، يُبَلِّغُوْنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں (جن کا کام یہی ہے کہ) وہ مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

١٦: أخرجه النسائي في السنن كتاب السهو، باب السلام على النبي ﷺ، ٤٣/٣، الرقم/١٢٨٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣٨٠/١، الرقم/١٢٠٥، وأيضًا، ٢٢/٦، الرقم/٩٨٩٤، والدارمي في السنن، ٤٠٩/٢، الرقم/٢٧٧٤، والحاكم في المستدرك، ٤٥٦/٢، الرقم/٣٥٧٦، وابن حبان في الصحيح، ١٩٥/٣، الرقم/٩١٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٢١٥/٢، الرقم/٣١١٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٥٣/٢، ٣١٦/٦، الرقم/٨٧٠٥، ٣١٧٢١۔

اِسے امام نسائی، دارمی، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا بَلَغَنِي بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ، هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْکَ.(۱)

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ ابْنُ الْحِمْيَرِيِّ لَا أَعْرِفُهٗ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

ایک روایت میں حضرت عمار بن یاسر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، جسے اس نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے چنانچہ قیامت کے دن تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا اور عرض کرے گا: (یا رسول اللہ!) یہ فلاں بن فلاں

---

(۱) أخرجه البزار في المسند، (ابن الحِمْيَرِي)، ٤/٢٥٤-٢٥٥، الرقم/١٤٢٥، ١٤٢٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٤١٦، الرقم/٢٨٣١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٢۔

ہے جس نے آپ پر درود پیش کیا ہے۔

اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں ابن حمیری (نامی) راوی کو میں نہیں جانتا، اِس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشَرًا بِهَا، مَلَکٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو امامہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ایک فرشتہ کے ذمہ یہ کام لگا دیا گیا ہے کہ وہ اس ہدیۂ درود کو میری خدمت میں پیش کیا کرے۔

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، باب الصاد، ما أسند أبو أمامة ﷜، ٨/١٣٤، الرقم/٧٦١١، وأيضًا في مسند الشاميين، ٤/٣٢٤، الرقم/٣٤٤٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٦، الرقم/٢٥٦٩.

اِسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا مَلَائِكَةً خُشُوْعًا لَا يَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ، رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، قَالُوْا: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ، وَإِنَّ لِلّٰهِ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ مَلَائِكَةً سُجُوْدًا، لَا يَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ، رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ. ثُمَّ قَالُوْا: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَيَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک آسمانِ دنیا پر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو بطورِ عبادت ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے سروں کو جھکائے رکھتے ہیں۔ وہ اپنے سر صرف روزِ قیامت ہی اُٹھائیں گے اور (اللہ کی بارگاہ میں) عرض کریں گے: اے ہمارے

۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ومن مناقب أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ۳/۹۳، الرقم/۴۵۰۲، وابن حيان في العظمة، ۳/۱۰۱۵، الرقم/۵۳۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۱۸۳، الرقم/۱۶۶، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۴۴۶۔

رب! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔ اور دوسرے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے سر سجدے میں ہیں اور وہ سجدے سے اپنے سر روزِ قیامت ہی اُٹھائیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔

اِسے امام حاکم، ابن حیان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَابِطٍ ﷺ قَالَ: يُدَبِّرُ أَمْرَ الدُّنْيَا أَرْبَعَةٌ: جِبْرِيْلُ وَمِكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَإِسْرَافِيْلُ. فَأَمَّا جِبْرِيْلُ: فَوُكِّلَ بِالرِّيَاحِ وَالْجُنُوْدِ، وَأَمَّا مِيْكَائِيْلُ: فَوُكِّلَ بِالْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ، وَأَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ: فَوُكِّلَ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ، وَأَمَّا إِسْرَافِيْلُ: فَهُوَ يَنْزِلُ بِالْأَمْرِ عَلَيْهِمْ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت عبد الرحمٰن بن سابط ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا کے اُمور کا انتظام چار فرشتوں کے ذمہ ہے۔ حضرت جبرائیل،

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٥٩، الرقم/٣٤٩٦٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٧٦-١٧٧، الرقم/١٥٨، وابن حيان في العظمة، ٣/ ٨٠٨، ٨١٠، الرقم/٣٧٦، ٣٧٨، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٨/ ٤٠٥۔

حضرت میکائیل، ملک الموت اور اسرافیل۔ حضرت جبرائیل ہواؤں اور لشکروں پر مقرر ہیں۔ حضرت میکائیل بارش اور نباتات پر اور ملک الموت روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں جبکہ اسرافیل لوگوں پر عذاب نازل کرنے پر مقرر ہیں۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

١٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مَوضِعُ قَدَمٍ وَلَا شِبْرٍ وَلَا كَفٍّ إِلَّا وَفِيْهِ مَلَكٌ قَائِمٌ أَوْ مَلَكٌ رَاكِعٌ أَوْ مَلَكٌ سَاجِدٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالُوْا جَمِيْعًا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ إِلَّا أَنَّا لَمْ نُشْرِكْ بِكَ شَيْئًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٨٤، الرقم/١٧٥١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٤/٤٤، الرقم/٣٥٦٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥١-٥٢، وأيضًا، ١٠/٣٥٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٤٤٦۔

سات آسمانوں میں ایک قدم برابر، بالشت برابر اور ہتھیلی برابر بھی کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ حالتِ قیام یا حالتِ رکوع یا حالتِ سجدہ میں نہ ہو۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ تمام فرشتے عرض کریں گے: اے اللہ! تو پاک ہے، ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے مگر (اتنا عرض ہے کہ) بے شک ہم نے کبھی کسی کو تیرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَيَّامِ الدُّنْيَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَإِنَّ أَكْرَمَ خَلِيْقَةِ اللهِ عَلَى اللهِ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ. قَالَ: قُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ فَأَيْنَ الْمَلَائِكَةُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيَّ وَضَحِكَ وَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، هَلْ تَدْرِي مَا الْمَلَائِكَةُ؟ إِنَّمَا الْمَلَائِكَةُ خَلْقٌ كَخَلْقِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ وَسَائِرِ الْخَلْقِ الَّذِي لَا يَعْصِي اللهَ شَيْئًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ بیان کرتے ہیں: ایامِ دنیا میں سے افضل ترین دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدم ﷺ کو تخلیق کیا گیا اور اِسی روز قیامت

١٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٦١٢، الرقم/٨٦٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٧٢، الرقم/١٤٩۔

قائم ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق میں سب سے معزز ابو القاسم (حضرت محمد) ﷺ ہیں۔ (راوی بِشر) بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں) عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، فرشتوں کا مقام کیا ہے؟ (راوی بِشر) بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے میری طرف دیکھا اور مسکرائے۔ پھر فرمایا: اے بھتیجے! کیا تم جانتے ہو کہ فرشتے کون ہیں؟ فرشتے صرف زمین، آسمان، ہوا، بادل اور دیگر تمام مخلوقات کی طرح (اللہ تعالیٰ کی) ایک مخلوق ہیں جو کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَةُ الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ. قَالَ: فَيُنْجِي اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ. قَالَ: ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءِ أَنْ يَشْفَعُوْا، فَيَشْفَعُوْنَ

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣، الرقم/٢٠٤٥٧، والبزار في المسند، ٩/١٢٢-١٢٣، الرقم/٣٦٧١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٤٢، الرقم/٩٢٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٠٣، الرقم/٨٣٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٥٩، وقال الألباني: إسناده حسن أو متحمل للتحسين رجاله كلهم ثقات۔

وَيُخْرِجُوْنَ، وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ، وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ، وَزَادَ عَفَّانُ مَرَّةً، فَقَالَ أَيْضًا: وَيَشْفَعُوْنَ وَيُخْرِجُوْنَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مِنْ إِيْمَانٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابوبکرہ ﷺ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ پل صراط پر چلیں گے تو پل صراط کا کنارہ ان کو پتنگوں کے آگ میں گرنے کی طرح اس میں گرائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات دے گا۔ پھر فرشتوں، نبیوں، اور شہداء کو اجازت دی جائے گی کہ وہ شفاعت کریں۔ چنانچہ وہ شفاعت کریں گے اور لوگوں کو (دوزخ سے) نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور (دوزخیوں) کو نکالیں گے۔ عفان نے اس میں ایک مرتبہ کا اضافہ کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے: وہ شفاعت کریں گے اور جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو گا اس کو بھی (دوزخ سے) نکال لیں گے۔

اسے امام احمد، بزار اور ابنِ ابی عاصم نے اور طبرانی نے '**المعجم الصغیر**' میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ شَافِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، جِبْرَائِيْلُ ﷺ رُوْحُ الْقُدُسِ، ثُمَّ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ ﷺ، ثُمَّ مُوْسٰى أَوْ عِيْسٰى. قَالَ أَبُوالزَّعْرَاءِ: لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْمُ نَبِيُّكُمْ ﷺ رَابِعًا، فَلَا يَشْفَعُ أَحَدٌ بِمِثْلِ شَفَاعَتِهِ وَهُوَ وَعْدُهُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي وَعَدَهُ. (۱)

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْحَاكِمُ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت جبرائیل ﷺ، پھر خلیل اللہ حضرت ابراہیم ﷺ، پھر حضرت موسیٰ ﷺ یا حضرت عیسیٰ ﷺ شفاعت کریں گے۔ ابو زعراء کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون شفاعت کرے گا، (راوی) کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: پھر چوتھے

(۱) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۸۲، الرقم/۱۱۲۹۶، والحاكم في المستدرك، ۴/۶۴۱، الرقم/۸۷۷۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۲۷۱، الرقم/۳۶۰۰۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۹/۳۵۶، الرقم/۹۷۶۱۔

(اور آخری مرحلے پر) آپ کے نبی مکرّم ﷺ (حتمی شفاعت کے لیے) قیام فرمائیں گے۔ آپ ﷺ کی شفاعت جیسی کوئی بھی شفاعت نہیں کر سکے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا وہ وعدۂ مقام محمود ہے جو اس نے آپ ﷺ سے کر رکھا ہے۔

اسے امام نسائی، ابنِ ابی شیبہ، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

اَلإِيْمَانُ بِالْوَحْيِ وَبِالْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ

﴿وحیِ اِلٰہی اور آسمانی کتب پر اِیمان لانا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَo (البقرة، ۲/ ٤)

اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں، اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیںo

(۲) قُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ج لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَo

(البقرة، ۲/ ۱۳٦)

(اے مسلمانو!) تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس (کتاب) پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس پر (بھی) جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد کی طرف اتاری گئی اور ان (کتابوں) پر بھی جو موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو عطا کی گئیں اور (اسی طرح) جو دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو

ان کے رب کی طرف سے عطا کی گئیں، ہم ان میں سے کسی ایک (پر بھی ایمان) میں فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی (معبودِ واحد) کے فرمانبردار ہیں○

(۳) الٓمّٓ○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ○ نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰۃَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ○ مِنۡ قَبۡلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ط اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ط وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُوانۡتِقَامٍ○ (آل عمران، ۳/۱-۴)

الف لام میم (حقیقی معنٰی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)○ اللہ، اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں (وہ) ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے○ (اے حبیب!) اسی نے (یہ) کتاب آپ پر حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے (یہ) ان (سب کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے اتری ہیں اور اسی نے تورات اور انجیل نازل فرمائی ہے○ (جیسے) اس سے قبل لوگوں کی رہنمائی کے لیے (کتابیں اتاری گئیں) اور (اب اسی طرح) اس نے حق اور باطل میں امتیاز کرنے والا (قرآن) نازل فرمایا ہے، بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے سنگین عذاب ہے، اور اللہ بڑا غالب انتقام لینے والا ہے○

(٤) قُلۡ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا وَمَآ اُنۡزِلَ عَلٰٓی اِبۡرٰھِیۡمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَآ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی وَعِیۡسٰی وَالنَّبِیُّوۡنَ مِنۡ

رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ○

(آل عمران، ۳/۸٤)

آپ فرمائیں: ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور جملہ انبیاء (علیہم السلام) کو ان کے رب کی طرف سے عطا کیا گیا ہے (سب پر ایمان لائے ہیں)، ہم ان میں سے کسی پر بھی ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں○[1]

(۵) هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ.

(آل عمران، ۳/۱۱۹)

آگاہ ہو جاؤ! تم وہ لوگ ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تمہیں پسند (تک) نہیں کرتے حالاں کہ تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔

(٦) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا○ (النساء، ٤/۸۲)

تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے اور اگر یہ (قرآن) غیرِ خدا کی طرف سے (آیا) ہوتا تو یہ لوگ اس میں بہت سا اختلاف پاتے○

(۷) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ

اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○ (المائدة، ٥/٦٨)

فرما دیجیے: اے اہلِ کتاب! تم (دین میں سے) کسی شے پر بھی نہیں ہو، یہاں تک کہ تم تورات اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (نافذ اور) قائم کر دو، اور (اے حبیب!) جو (کتاب) آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کی گئی ہے یقیناً ان میں سے اکثر لوگوں کو (حسداً) سرکشی اور کفر میں بڑھا دے گی، سو آپ گروہِ کفار (کی حالت) پر افسوس نہ کیا کریں○

(۸) یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ○ (یونس، ١٠/٥٧)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں) کی شفاء آ گئی ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہیں اور ہدایت اور اہلِ ایمان کے لیے رحمت (بھی)○

(۹) الٓرٰ ۚ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ○ (یوسف، ١٢/١-٢)

الف لام را (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں○ بے شک ہم نے اس کتاب کو قرآن کی صورت میں

بزبانِ عربی اتارا تاکہ تم (اسے براہِ راست) سمجھ سکو○

(۱۰) وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ○ (الأنبياء، ۲۱/۱۰۵)

اور بلا شبہ ہم نے زبور میں نصیحت کے (بیان کے) بعد یہ لکھ دیا تھا کہ (عالمِ آخرت کی) زمین کے وارث صرف میرے نیکوکار بندے ہوں گے○

(۱۱) وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ○ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ○ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ○ (الشعراء، ۲۶/۱۹۲-۱۹۶)

اور بے شک یہ (قرآن) سارے جہانوں کے رب کا نازل کردہ ہے○ اسے روح الامین (جبرائیل علیہ السلام) لے کر اترا ہے○ آپ کے قلبِ (انور) پر تاکہ آپ (نافرمانوں کو) ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیں○ (اس کا نزول) فصیح عربی زبان میں (ہوا) ہے○ اور بے شک یہ پہلی امتوں کے صحیفوں میں (بھی مذکور) ہے○

(۱۲) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ○ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ○

(حم السجدة، ۴۱/۴۱-۴۲)

بے شک جنہوں نے قرآن کے ساتھ کفر کیا جب کہ وہ اُن کے پاس آ چکا تھا (تو یہ اُن کی بد نصیبی ہے) اور بے شک وہ (قرآن) بڑی باعزت کتاب ہےo باطل اِس (قرآن) کے پاس نہ اس کے سامنے سے آ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے، (یہ) بڑی حکمت والے، بڑی حمد والے (رب) کی طرف سے اتارا ہوا ہےo

(١٣) قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍo

(الأحقاف، ٤٦/ ٣٠)

انہوں نے کہا: اے ہماری قوم! (یعنی اے قومِ جنّات) بے شک ہم نے ایک (ایسی) کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام کی تورات) کے بعد اتاری گئی ہے (جو) اپنے سے پہلے (کی کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے (وہ) سچّے (دین) اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہےo

(١٤) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْo

(محمد، ٤٧/ ٢)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے

حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیے اور ان کا حال سنوار دیا○

(۱۵) اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی○ وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی○ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی○ (النجم، ۵۳/۳۶-۳۸)

کیا اُسے اُن (باتوں) کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں (مذکور) تھیں؟○ اور ابراہیم (علیہ السلام) کے (صحیفوں میں تھیں) جنہوں نے (اللہ کے ہر امر کو) بتمام و کمال پورا کیا○ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا○

(۱۶) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی○ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا○ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی○ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی○ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی○ (الأعلی، ۸۷/۱۴-۱۹)

بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیا○ اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا○ بلکہ تم (اللہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے) دنیاوی زندگی (کی لذتوں) کو اختیار کرتے ہو○ حالاں کہ آخرت (کی لذت و راحت) بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے○ بے شک یہ (تعلیم) اگلے صحیفوں میں (بھی مذکور) ہے○ (جو) ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحائف ہیں○

(١٧) رَسُوْلٌ مِّنَ اللهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً○ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ○

(البينة، ٩٨/ ٢-٣)

(وہ دلیل) اللہ کی طرف سے رسول (آخر الزماں ﷺ) ہیں جو (ان پر) پاکیزہ اوراقِ (قرآن) کی تلاوت فرماتے ہیں○ جن میں درست اور مستحکم احکام (درج) ہیں○

الْحَدِيْث

٢١. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُکَ ِللهِ ﷻ وَأَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِکَ وَيَدِکَ. قَالَ: فَأَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ. قَالَ: وَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١١٤، الرقم/ ١٧٠٦٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/ ١٢٧، الرقم/ ٢٠١٠٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ١٢٤، الرقم/ ٣٠١، والأزدي في الجامع، ١١/ ١٢٧، الرقم/ ٢٠١٠٧، وذكره العسقلاني في المطالب العالية، ١٢/ ٢٩٤، الرقم/ ٢٨٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ٢٠٧.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اسلام یہ ہے کہ) تمہارا دل اللہ تعالیٰ کے لیے سراپا تسلیم ہو جائے اور تمام مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔ اُس نے عرض کیا: کون سا اِسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (جس میں) ایمان کامل ہو۔ اُس نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایمان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتب، اُس کے رسولوں پر اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو۔

اِسے امام احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ جِبْرِيْلَ ﷺ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ ﷺ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: ذَاکَ جِبرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایمان) یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر، یومِ آخرت اور تقدیر کے اچھا بُرا ہونے پر ایمان رکھو۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم اُس کے خود ہی سوال کرنے اور پھر تصدیق کرنے پر حیران ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ان کے جانے کے بعد) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کے نمایاں پہلو سکھانے آئے تھے۔

اِسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨، الرقم/١٩١، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٠٨، الرقم/٢٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٣٥۔

٢٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلدِّيْنُ خَمْسٌ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُنَّ شَيْئًا دُوْنَ شَيْءٍ، شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَالْإِيْمَانُ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین پانچ باتوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنے پر ایمان قبول نہیں کرتا۔ (وہ پانچ باتیں یہ ہیں:) اِس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لانا۔

اِسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور ابن رجب حنبلی نے بیان کیا ہے۔

٢٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢٠١، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٤٥، والهندي في كنز العمال، ١/١٥١، الرقم/١٣٨٠۔

اَلإِيْمَانُ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

﴿یومِ آخرت اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر اِیمان لانا﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ (البقرة، ٢/ ٤)

اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں، اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں ○

(٢) کَيْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللهِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاکُمْ ج ثُمَّ يُمِيْتُکُمْ ثُمَّ يُحْيِيْکُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (البقرة، ٢/ ٢٨)

تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو حالاں کہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندگی بخشی، پھر تمہیں موت سے ہمکنار کرے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○

(٣) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرة، ۲/۶۲)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور (جو) نصاریٰ اور صابی (تھے ان میں سے) جو (بھی) اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے اچھے عمل کیے، تو ان کے لیے ان کے رب کے ہاں ان کا اجر ہے، ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے ○

(٤) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ (البقرة، ۲/۱۲۳)

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی دوسری جان کی جگہ کوئی بدلہ نہ دے سکے گی اور نہ اس کی طرف سے (اپنے آپ کو چھڑانے کے لیے) کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ اس کو (اذنِ الٰہی کے بغیر) کوئی سفارش ہی فائدہ پہنچا سکے گی اور نہ (امرِ الٰہی کے خلاف) انہیں کوئی مدد دی جا سکے گی ○

(٥) وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۗ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ○ (آل عمران، ۳/۱۴۵)

اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا (اس کا) وقت لکھا ہوا ہے،

اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں، اور جو آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں، اور ہم عنقریب شکرگزاروں کو (خوب) صلہ دیں گےo

(٦) وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللهُ ط وَكَانَ اللهُ بِهِمْ عَلِيْمًاo (النساء، ٤/٣٩)

اور ان کا کیا نقصان تھا اگر وہ اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لے آتے اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا تھا اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے اور اللہ ان (کے حال) سے خوب واقف ہےo

(٧) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَo (المائدة، ٥/٦٩)

بے شک (خود کو) مسلمان (کہنے والے) اور یہودی اور صابی (یعنی ستارہ پرست) اور نصرانی جو بھی (سچے دل سے تعلیماتِ محمدی کے مطابق) اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گےo

(٨) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

رَبِّیْ ج لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ط ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط لَا تَاْتِیْکُمْ اِلَّا بَغْتَةً ط یَسْئَلُوْنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْهَا ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَلٰـکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ (الأعراف، ۱۸۷/۷)

یہ (کفار) آپ سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب ہے؟ فرمادیں کہ اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے، اسے اپنے (مقررہ) وقت پر اس (اللہ) کے سوا کوئی ظاہر نہیں کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین (کے رہنے والوں) پر (شدائد و مصائب کے خوف کے باعث) بوجھل (لگ رہی) ہے۔ وہ تم پر اچانک (حادثاتی طور پر) آجائے گی، یہ لوگ آپ سے (اس طرح) سوال کرتے ہیں گویا آپ اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں، فرمادیں کہ اس کا علم تو محض اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے ○

(۹) وَّاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ○

(بني إسرائيل، ۱۰/۱۷)

اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○

(۱۰) وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰی لَهَا سَعْیَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓـئِکَ کَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْکُوْرًا ○ کُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ ط

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحظُورًاo اُنظُرْ كَيفَ فَضَّلْنَا بَعضَهُمْ عَلٰى بَعضٍ ط وَلَلْاٰخِرَةُ اَكبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكبَرُ تَفضِيلًاo

(بني إسرائيل، ١٧/ ١٩-٢١)

اور جو شخص آخرت کا خواہش مند ہوا اور اس نے اس کے لیے اس کے لائق کوشش کی اور وہ مومن (بھی) ہے تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش مقبولیت پائے گیo ہم ہر ایک کی مدد کرتے ہیں ان (طالبانِ دنیا) کی بھی اور ان (طالبانِ آخرت) کی بھی (اے حبیبِ مکرّم! یہ سب کچھ) آپ کے رب کی عطا سے ہے، اور آپ کے رب کی عطا (کسی کے لیے) ممنوع اور بند نہیں ہےo دیکھئے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر کس طرح فضیلت دے رکھی ہے، اور یقیناً آخرت (دنیا کے مقابلہ میں) درجات کے لحاظ سے (بھی) بہت بڑی ہے اور فضیلت کے لحاظ سے (بھی) بہت بڑی ہےo

(١١) وَقَالُوٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًاo قُلْ كُونُوا حِجَارَةً اَوْ حَدِيدًاo اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكبُرُ فِي صُدُورِكُمْ ج فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُّعِيدُنَا ط قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ج فَسَيُنغِضُونَ اِلَيكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتٰى هُوَ ط قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُونَ قَرِيبًاo يَومَ يَدعُوكُمْ فَتَستَجِيبُونَ بِحَمدِهٖ وَتَظُنُّونَ اِنْ لَّبِثتُمْ اِلَّا قَلِيلًاo

(بني إسرائيل، ١٧/ ٤٩-٥٢)

اور کہتے ہیں: جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں ازسرِنو پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟o فرما دیجیے: تم پتھر ہو جاؤ یا لوہاo یا کوئی ایسی مخلوق جو تمہارے خیال میں (ان چیزوں سے بھی) زیادہ سخت ہو (کہ اس میں زندگی پانے کی بالکل صلاحیت ہی نہ ہو)، پھر وہ (اس حال میں) کہیں گے کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے گا؟ فرما دیجیے: وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا، پھر وہ (تعجب اور تمسخر کے طور پر) آپ کے سامنے اپنے سر ہلا دیں گے اور کہیں گے: یہ کب ہوگا؟ فرما دیجیے: امید ہے جلد ہی ہو جائے گاo جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم اس کی حمد کے ساتھ جواب دو گے اور خیال کرتے ہو گے کہ تم (دنیا میں) بہت تھوڑا عرصہ ٹھہرے ہوo

(۱۲) وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ط وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ط وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَo

(الأنبياء، ۲۱/ ۴۷)

اور ہم قیامت کے دن عدل و انصاف کے ترازو رکھ دیں گے سو کسی جان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا، اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا (تو) ہم اسے (بھی) حاضر کر دیں گے، اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیںo

(۱۳) يَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ط كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ط وَعْدًا عَلَيْنَا ط اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَo (الأنبياء، ۲۱/ ۱۰۴)

اس دن ہم (ساری) سماوی کائنات کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے کاغذات کو لپیٹ دیا جاتا ہے، جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔ یہ وعدہ پورا کرنا ہم نے لازم کر لیا ہے۔ ہم (یہ اعادہ) ضرور کرنے والے ہیں○

(۱۴) وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ○

(المؤمنون، ۲۳/۷۴)

اور بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (وہ) ضرور (سیدھی) راہ سے کترائے رہتے ہیں○

(۱۵) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ○

(المؤمنون، ۲۳/۱۱۵-۱۱۶)

سو کیا تم نے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے کار (و بے مقصد) پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟○ پس اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے بلند و برتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بزرگی اور عزت والے عرش (اقتدار) کا (وہی) مالک ہے○

(۱۶) يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ (النور، ۲۴/۲۴)

جس دن (خود) ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں انہی کے خلاف گواہی دیں گے کہ جو کچھ وہ کرتے رہے تھےo

(۱۷) اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَo اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَیَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ یَعْمَهُوْنَo اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَo (النمل، ۲۷/۳-۵)

جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت پر (بھی) یقین رکھتے ہیںo بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمالِ (بد ان کی نگاہوں میں) خوشنما کر دیے ہیں سو وہ (گمراہی میں) سرگرداں رہتے ہیںo یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے بُرا عذاب ہے اور یہی لوگ آخرت میں (سب سے) زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیںo

(۱۸) یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ ط وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَکُوْنُ قَرِیْبًاo (الأحزاب، ۳۳/۶۳)

لوگ آپ سے قیامت کے (وقت کے) بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ فرما دیجیے: اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، اور آپ کو کِس نے آگاہ کیا شاید قیامت قریب ہی آچکی ہوo

(١٩) يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ز وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ○ (مؤمن، ٤٠/٣٩)

اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی بس (چند روزہ) فائدہ اٹھانے کے سوا کچھ نہیں اور بے شک آخرت ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ○

(٢٠) وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○

(الجاثية، ٤٥/٣٢)

اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے، ہم اُسے وہم و گمان کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور ہم (اِس پر) یقین کرنے والے نہیں ہیں ○

(٢١) تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ○ نِالَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ○ (الملك، ٦٧/١-٢)

وہ ذات نہایت بابرکت ہے جس کے دستِ (قدرت) میں (تمام جہانوں کی) سلطنت ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے ○ جس نے موت اور زندگی کو (اِس لیے) پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے لحاظ

سے بہتر ہے، اور وہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہےo

(۲۲) اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًیo اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰیo ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰیo فَجَعَلَ مِنۡهُ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰیo اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰیo

(القيامة، ۷۵/۳۶-۴۰)

کیا اِنسان یہ خیال کرتا ہے کہ اُسے بے کار (بغیر حساب و کتاب کے) چھوڑ دیا جائے گاo کیا وہ (اپنی اِبتداء میں) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا جاتا ہےo پھر وہ (رحم میں جال کی طرح جما ہوا) ایک معلق وجود بن گیا، پھر اُس نے (تمام جسمانی اَعضاء کی اِبتدائی شکل کو اس وجود میں) پیدا فرمایا، پھر اس نے (انہیں) درست کیاo پھر یہ کہ اس نے اسی نطفہ ہی کے ذریعہ دو قسمیں بنائیں: مرد اور عورتo تو کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دےo

(۲۳) قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰیo وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰیo بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا o وَالۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی o اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰیo صُحُفِ اِبۡرٰهِیۡمَ وَمُوۡسٰیo (الأعلى، ۸۷/۱۴-۱۹)

بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیاo اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے)

نماز پڑھتا رہا○ بلکہ تم (اللہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے) دنیاوی زندگی (کی لذتوں) کو اختیار کرتے ہو○ حالاں کہ آخرت (کی لذت و راحت) بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے○ بے شک یہ (تعلیم) اگلے صحیفوں میں (بھی مذکور) ہے○ (جو) ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحائف ہیں○

(۲۴) اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ○ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ○ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ○ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ○ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ○ (الانفطار، ۸۲/۱-۵)

جب (سب) آسمانی کرّے پھٹ جائیں گے○ اور جب سیارے گر کر بکھر جائیں گے○ اور جب سمندر (اور دریا) ابھر کر بہہ جائیں گے○ اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی○ تو ہر شخص جان لے گا کہ کیا عمل اس نے آگے بھیجا اور (کیا) پیچھے چھوڑ آیا تھا○

(۲۵) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ○ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا○ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا○ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ○ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا○ وَّ یَصْلٰی سَعِیْرًا○

(الانشقاق، ۸۴/۷-۱۲)

پس جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا○ تو عنقریب اس سے آسان سا حساب لیا جائے گا○ اور وہ اپنے اہلِ خانہ کی طرف

مسرور و شاداں پلٹے گاo اور البتہ وہ شخص جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گاo تو وہ عنقریب موت کو پکارے گاo اور وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگاo

اَلْحَدِيْث

٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ایک طویل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صور پھونکا جائے گا تو آسمان و زمین میں جتنی مخلوق ہے سب بے ہوش ہو جائے گی مگر (وہ نہیں) جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: وإلى مدين أخاهم شعيبا، ٣/٢٥٤، الرقم/٣٢٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسى ﷺ، ٤/١٨٤٣، الرقم/٢٣٧٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٤٨، الرقم/١١٤٥٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٠١، الرقم/٧٣١١۔

سب سے پہلے میں ہی اُٹھایا جاؤں گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ. قَالَ: أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: أَرْبَعُون سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيءٌ إِلَّا يَبْلٰى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.**

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ. (١)

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب يوم ينفخ في الصور فتأتون أفواجا، ٤/١٨٨١، الرقم/٤٦٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ما بين نفختين، ٤/٢٢٧٠، الرقم/٢٩٥٥، ونعيم بن حماد في كتاب الفتن، ٢/٦٤٩، الرقم/١٨٢٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٣٣، الرقم/٨٩١۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں دفعہ صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس کا ہے۔ کسی نے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: کیا چالیس دن کا؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں کہہ سکتا۔ اس نے دوبارہ پوچھا: کیا چالیس مہینے کا؟ فرمایا: کہہ نہیں سکتا۔ اس نے پھر پوچھا: کیا چالیس سال کا؟ فرمایا: کہہ نہیں سکتا۔ فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان یوں زمین سے نکل آئیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے، (قبر میں) انسان کے تمام اعضاء بوسیدہ ہو جائیں گے، سوائے ایک ہڈی کے اور وہ ریڑھ کے سِرے کی ہڈی ہے کہ قیامت کے روز اُسی پر انسان کی (دوبارہ) تخلیق کی جائے گی۔

'صحیح مسلم' کی روایت میں ہے: ابن آدم کے تمام اعضاء مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے، جس سے اُسے پیدا کیا گیا اور اُسی سے اُسے دوبارہ ترتیب دیا جائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: ﴿وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا

مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۞﴾ [الزمر، ٣٩/٦٨]، فَأَكُوْنُ أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ.(١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۞﴾ ’اور صور پھونکا جائے گا اور جو بھی زمین و آسمان میں ہوں گے بے ہوش ہو جائیں گے مگر وہ نہیں جسے اللہ چاہے گا، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پھر وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۞‘۔ اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو (سجدہ سے) سر اُٹھائے گا۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الزمر، ٥/٣٧٣، الرقم/٣٢٤٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر البعث، ٢/١٤٢٨، الرقم/٤٢٧٤، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٠١، الرقم/٧٣١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٠، الرقم/٣١٦٨٦۔

۲٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو قوم کے تمام افراد اس عذاب کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ پھر (روزِ قیامت) لوگ اپنے (اچھے یا بُرے) اعمال کے مطابق اُٹھائے جائیں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ. (۱)

۲٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب إذا أنزل اللّٰه بقوم عذابا، ٦/٢٦٠٢، الرقم/٦٦٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الأمر بحسن الظن باللّٰه تعالى عند الموت، ٤/٢٢٠٦، الرقم/٢٨٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠، الرقم/٤٩٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٠٦، الرقم/٧٣١٥، وأبو يعلى في المسند، ٩/٤٣٠، الرقم/٥٥٨٢۔

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الأمر بحسن الظن باللّٰه تعالىٰ عند الموت، ٤/٢٢٠٦،

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (روزِ قیامت) ہر شخص اسی (حالت) پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہوگی۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاءُ تَطِشُّ عَلَيْهِمْ. [1]

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو اِس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ آسمان سے اُن پر بوندا باندی ہو رہی ہوگی۔

.... الرقم/٢٨٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣١، الرقم/١٤٥٨٣، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤١٥، الرقم/١٩٠١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣١٢، الرقم/١٠١٣۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦٦، الرقم/١٣٨٤١، وأبو يعلى في المسند، ٧/٩٩، الرقم/٤٠٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣١٤، الرقم/٣٥٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٣٩۔

اِسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ يُحْيِ اللهُ الْمَوْتٰى فَقَالَ: أَمَا مَرَرْتَ بِوَادٍ مُمْحِلٍ ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ خَصِيْبًا، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: ثُمَّ تَمُرُّ بِهٖ خَضِرًا، قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: كَذٰلِكَ يُحْيِ اللهُ الْمَوْتٰى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

حضرت ابی رزین عقیلی ﷛ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مُردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسی وادی سے گزرے ہو جو ویران اور بنجر تھی، پھر تم دوبارہ اس طرف سے گزرے تو وہ سرسبز و شاداب ہوچکی تھی؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں (یا رسول اللہ)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسی طرح اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ فرمائے گا۔

اِسے امام احمد، طبرانی اور ابن المبارک نے روایت کیا ہے۔

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١١، الرقم/١٦٢٣٩، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٣٤٦، الرقم/٦٠٢، وابن المبارك في كتاب الزهد/٣١، الرقم/١٢١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٣۔

وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: يُبْعَثُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ بَنِي ثَلَاثِيْنَ سَنَةً. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز مومن داڑھی مونچھوں کے بغیر سرمگیں آنکھوں والے تیس سالہ نوجوانوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٢، الرقم/٢٢٠٧٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٣٦۔

٢٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشره، ٤/٤٥٢، الرقم/٢١٤٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في القدر، ١/٣٢، الرقم/٨١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٦٦، الرقم/٤٤٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٦٢٠، الرقم/١١٠٥۔

وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْمَقْدِسِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہوسکتا۔ وہ اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، وہ موت پر اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان لائے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، مقدسی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ سُئِلَ عَنِ الإِيْمَانِ فَقَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَتُؤْمِنُ بَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عمر بن خطاب ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتب پر، اُس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تقدیر کے اچھا یا بُرا ہونے پر ایمان لاؤ۔

٢٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٣٥۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ، الْمُؤْمِنُ عَلٰى إِيْمَانِهٖ وَالْكَافِرُ عَلٰى كُفْرِهٖ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ (روزِ قیامت) ہر شخص (قبر سے) اُسی دین پر اُٹھایا جائے گا جس پر اُس کی وفات ہوئی ہوگی۔ مومن اپنے ایمان کی حالت پر اور کافر اپنے کفر کی حالت پر اٹھایا جائے گا۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا يُبْعَثُ الْمُسْلِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى النِّيَّاتِ. (١)

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عمر بن خطاب ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت مسلمانوں کو

٢٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٦٦، الرقم/٨٧٧٩۔

(١) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٣٦، والمناوي في فيض القدير، ٣/٧۔

(اُن کی) نیتوں کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔

اسے امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

اَلإِیْمَانُ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ

﴿اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ○ (الأنعام، ٦/٥٩)

اورغیب کی کُنجیاں (یعنی وہ راستے جن سے غیب کسی پر آشکار کیا جاتا ہے) اسی کے پاس (اس کی قدرت وملکیت میں) ہیں انہیں اس کے سوا (اَز خود) کوئی نہیں جانتا، اور وہ ہر اس چیز کو (بلاواسطہ) جانتا ہے جو خشکی میں اور دریاؤں میں ہے، اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر (یہ کہ) وہ اسے جانتا ہے اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی (ایسا) دانہ ہے اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک چیز مگر روشن کتاب میں (سب کچھ لکھ دیا گیا ہے)○

(۲) يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ○

(الرعد، ١٣/٣٩)

اللہ جس (لکھے ہوئے) کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) ثبت

فرما دیتا ہے، اور اسی کے پاس اصل کتاب (لوحِ محفوظ) ہے٥

(۳) تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا٥ نِالَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا٥

(الفرقان، ۲۵/۱-۲)

(وہ اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے (حق و باطل میں فرق اور) فیصلہ کرنے والا (قرآن) اپنے (محبوب و مقرب) بندہ پر نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو جائے٥ وہ (اللہ) کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لیے ہے اور جس نے نہ (اپنے لیے) کوئی اولاد بنائی ہے اور نہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے اور اسی نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے پھر اس (کی بقا و ارتقاء کے ہر مرحلہ پر اس کے خواص، افعال اور مدت، الغرض ہر چیز) کو ایک مقررہ اندازے پر ٹھہرایا ہے٥

(٤) اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ ج وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ج وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَاتَکْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ م بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ٥ (الروم، ۳۰/۳٤)

بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش اتارتا ہے، اور جو کچھ رحموں میں ہے وہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل)

کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کِس سرزمین پر مرے گا بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے، خبر رکھنے والا ہے، (یعنی علیم بالذّات ہے اور خبیر للغیر ہے، اَز خود ہر شے کا علم رکھتا ہے اور جسے پسند فرمائے باخبر بھی کر دیتا ہے)o

(۵) اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ط وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍo (یٰس، ۱۲/۳٦)

بے شک ہم ہی تو مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم وہ سب کچھ لکھ رہے ہیں جو (اعمال) وہ آگے بھیج چکے ہیں، اور اُن کے اثرات (جو پیچھے رہ گئے ہیں) اور ہر چیز کو ہم نے روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں احاطہ کر رکھا ہےo

(٦) فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ط وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَحِفْظًا ط ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِo (فصلت، ۱۲/٤۱)

پھر دو دِنوں (یعنی دو مرحلوں) میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر سماوی کائنات میں اس کا نظام ودیعت کر دیا اور آسمانِ دنیا کو ہم نے چراغوں (یعنی ستاروں اور سیّاروں) سے آراستہ کر دیا اور محفوظ بھی (تا کہ ایک کا نظام دوسرے میں مداخلت نہ کر سکے)، یہ زبر دست غلبہ (و قوت) والے، بڑے علم والے (رب) کا مقرر کردہ نظام ہےo

(۷) اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍo وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ کَلَمْحٍ م

بِالْبَصَرِO (القمر، ٥٤/٤٩–٥٠)

بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک مقرّرہ اندازے کے مطابق بنایا ہےO اور ہمارا حکم تو فقط یکبارگی واقع ہو جاتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا ہےO

اَلْحَدِيْث

٢٩. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ، فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب موعظة المحدث عند القبر وقعود أصحابه حوله، ٤٥٨/١، الرقم/١٢٩٦، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب وقوله: وكذب بالحسنى، ١٨٩١/٤، الرقم/٤٦٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب كيفية خلق آدمي في بطن أمه وكتابة رزقه وأجله، ٢٠٣٩/٤، الرقم/٢٦٤٧۔

مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ؟ قَالَ: أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى○﴾ [الليل، ٩٢/٥-٦].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ **نے فرمایا:** ہم بقیع غرقد (جنت البقیع) میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ وہاں بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے گرد بیٹھ گئے۔ حضور ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی زندہ شخص ایسا نہیں کہ اُس کا ٹھکانہ جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم اپنے لکھے ہوئے (یعنی مقدر) پر بھروسہ کرلیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں، اس طرح جو ہم میں سے سعادت مند ہوگا وہ سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے کام کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سعادت مندوں کے لیے سعادت کے کام آسان کر دیے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے اَعمال آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى○﴾ ’پس

جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کیo اور اُس نے (اِنفاق و تقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کیo‘۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ. اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَکَ شَيءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا. وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ ’لَوْ‘ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب في الأمر بالقوة وترك العجز والاستعانة بالله، ٤/٢٠٥٢، الرقم/٢٦٦٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في القدر، ١/٣١، الرقم/٧٩، وأيضًا في كتاب الزهد، باب التوكل واليقين، ٢/١٣٩٥، الرقم/٤١٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ١٥٩، الرقم/١٠٤٥٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٢٨، الرقم/٥٧٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢٤، الرقم/٦٢٥١، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٥٧، الرقم/٣٥٦.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن، کمزور مومن سے بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہے اور تمام میں خیر ہے۔ جو چیز تم کو نفع دے اُس کے حصول میں حرص (پوری کوشش) کرو، اللہ کی مدد چاہو اور تھک کر نہ بیٹھے رہو، اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کر لیتا تو یوں ہو جاتا۔ البتہ یہ کہو یہ اللہ کی تقدیر ہے، اُس نے جو چاہا کر دیا، یہ 'اگر' کا لفظ (مومن کے عقیدہ اور عمل میں) شیطان کی مداخلت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

اِسے امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ **قَالَ: خَدِمْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا أَرْسَلَنِي فِي حَاجَةٍ قَطُّ فَلَمْ تَتَهَيَّأْ إِلَّا قَالَ: لَوْ قَضَى اللهُ كَانَ وَلَوْ قَدَّرَ كَانَ.** (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷛ **بیان کرتے ہیں** کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی دس سال تک خدمت کی۔ آپ ﷺ نے جب بھی مجھے کسی ضروری کام سے بھیجا اور وہ نہیں ہو سکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا تو کام ہو جاتا، اگر اللہ تعالیٰ مقدر

---

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٢١٦، الرقم/١٩٤۔

کرتا تو ضرور ہو جاتا۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۱. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ○ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ○﴾ [القمر، ۵۴/ ۴۸-۴۹].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه ہی بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) مشرکین قریش آ کر تقدیر کے متعلق رسول اللہ صلی الله عليه وآله وسلم سے بحث کرنے لگے، اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی: **﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ○ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ○﴾** 'جس دن وہ لوگ اپنے مُنہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے (تو اُن سے کہا جائے گا:) آگ میں جلنے کا مزہ چکھو○ بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک مقرّرہ اندازے کے مطابق بنایا ہے○'۔

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب كل شيء بقدر، ۴/ ۲۰۴۶، الرقم/ ۲۶۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/ ۶، الرقم/ ۶۱۳۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۲۰۴، الرقم/ ۱۸۳۔

٣٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ، عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ، مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ: أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى، شَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ، فَمَا الرِّزْقُ وَالْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهٖ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (ماں کے) رحم پر ایک فرشتہ مقرر کردیا ہے جو (رحم میں بچے کے تخلیقی مراحل میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کرتا ہے: اے رب! اب یہ نطفہ ہے؛ اے رب! اب یہ معلق وجود ہے؛ اے رب! اب یہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اُس کی تخلیق مکمل کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ (فرشتہ) عرض کرتا ہے: (اے رب!) کیا یہ بیٹا ہوگا یا بیٹی، بدبخت ہوگا یا سعادت مند؟ اِس کا رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) شکم مادر میں ہی لکھ دیا جاتا ہے۔

٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحيض، باب قول الله: مخلقة وغير مخلقة [الحج، ٢٢/٥]، ١/١٢١، الرقم/٣١٢، وأيضًا في كتاب الأنبياء، باب خلق آدم وذريته، ٣/١٢١٣، الرقم/٣١٥٥، والطيالسي في المسند، ١/٢٧٦، الرقم/٢٠٧٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٧٩، الرقم/٦٧٠۔

اِسے امام بخاری اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَقُوْلُ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ ...... والحديث فيه: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ...... ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَجَلُهُ؟ فَيَقُوْلُ رَبُّکَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَکُ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، رِزْقُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّکَ مَا شَاءَ، وَيَكْتُبُ الْمَلَکُ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَکُ بِالصَّحِيْفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ. (۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب كيفية خلق آدمي في بطن أمه وكتابة رزقه وأجله وعمله وشقاوته وسعادته، ٤/٢٠٣٧، الرقم/٢٦٤٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٢-٥٣، الرقم/٦١٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٧٨، الرقم/٣٠٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٤٢٢، الرقم/١٥٢٠١، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٤٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/١٠۔

ایک روایت میں حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: شقی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہی شقی ہوگیا، اور سعادت مند وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرلے۔ ...... اس کے بعد طویل حدیث میں ہے: میں نے خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے: ...... پھر فرشتہ عرض کرتا ہے: اے رب! اِس کی مدتِ حیات کتنی ہے؟ پھر تمہارا رب جو چاہتا ہے وہ حکم فرما دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ (اُس کے اعمال کی) دستاویز اپنے ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اَحکامات میں نہ کوئی زیادتی ہوتی ہے اور نہ کوئی کمی۔

اِسے امام مسلم، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ: إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ ...... ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ: حَسِبْتُهُ قَالَ: الَّذِي يَخْلُقُهَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى فَيَجْعَلُهُ اللهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثٰى ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا

رَبِّ، مَا رِزْقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيْدًا. (۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اِن دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: رحم مادر میں جب نطفہ ٹھہر جاتا ہے، پھر فرشتہ اُس کی صورت گری کرتا ہے۔ (راویِ حدیث) زہیر نے کہا: میرا گمان ہے کہ حضرت حذیفہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ جو اُس کی تخلیق کرتا ہے، پھر وہ عرض کرتا ہے: اے رب! (اسے) مذکر بناؤں یا مؤنث؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ (کے حکم سے فرشتہ) اُسے مذکر یا مؤنث بنا دیتا ہے۔ پھر وہ (فرشتہ) عرض کرتا ہے: اے رب! اس کو کامل الاعضاء بناؤں یا ناقص الاعضاء؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ (کے حکم سے) اسے کامل الاعضاء یا ناقص الاعضاء بنا دیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: اے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی مدتِ حیات کتنی ہے؟ اس کے اخلاق کیسے ہیں؟ پھر

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب كيفية خلق آدمي في بطن أمه وكتابة رزقه وأجله وعمله وشقاوته وسعادته، ٤/٢٠٣٨، الرقم/٢٦٤٥، وابن عبد البر في التمهيد، ١٨/١٠٢، وابن القيم في الحاشية، ١٢/٣١٢۔

اللہ تعالیٰ (کے حکم سے) اسے شقی یا سعید بنا دیتا ہے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی الله عنه يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ ...... فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ، فَيُكْتَبَانِ فَيَقُوْلُ: أَي رَبِّ، أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ. (١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک اور روایت میں حضرت حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نطفہ رحم میں ٹھہر جاتا ہے ...... تو فرشتہ (رحم میں) داخل ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے رب! یہ شقی ہے یا سعید ہے؟ پھر یہ دونوں اُمور لکھ دیے جاتے ہیں۔ پھر فرشتہ عرض کرتا

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب كيفية خلق آدمي في بطن أمه وكتابة رزقه وأجله وعمله وشقاوته وسعادته، ٤/ ٢٠٣٧، الرقم/ ٢٦٤٤، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/ ٥٣، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/ ٢٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٢٠٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/ ١٠۔

ہے: (اے رب!) یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر یہ دونوں اُمور لکھ دیے جاتے ہیں۔ پھر اُس کے اَعمال، نقوش، مدتِ حیات اور اُس کا رزق لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر دستاویزات لپیٹ دی جاتی ہیں اور اُن میں نہ کوئی اَضافہ کیا جاتا ہے نہ کمی۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص مدتِ طویل تک اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اُس کا اہلِ دوزخ کے اعمال پر خاتمہ ہوتا ہے اور ایک شخص زمانہ دراز تک اہلِ دوزخ کے عمل کرتا رہتا

٣٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب كيفية خلق آدمي في بطن أمه وكتابة رزقه وأجله وعمله وشقاوته وسعادته، ٢٠٤٢/٤، الرقم/٢٦٥١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣٥٦/١١، وذكره المناوي في فيض القدير، ٣٣١/٢۔

ہے اور بالآخر اُس کا خاتمہ اہلِ جنت کے اعمال پر ہوجاتا ہے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَهْلٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ وَاللَّالَكَائِيُّ.

ایک روایت میں حضرت سہل (بن سعد) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی ایسے اعمال کرتا ہے جو لوگوں کی نظر میں جنتیوں والے اَعمال ہوتے ہیں حالانکہ اَنجامِ کار وہ ہوتا جہنمیوں میں سے ہے؛ اور کوئی شخص بظاہر ایسے اعمال کرتا ہے جو لوگوں کی نظر میں اہلِ دوزخ کے اعمال ہوتے ہیں، لیکن (آخر کار) وہ ہوتا اہلِ

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ١٤٧، الرقم/٥٧٩٨، وابن الجعد في المسند، ١/ ٤٢٩، الرقم/٢٩٢٩، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٤/٦٠٨، الرقم/١٠٨٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٥/٤١٦، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢١٠۔

جنت میں سے ہے۔ آگاہ ہوجاؤ! اَعمال کا دار و مدار خاتمے (یعنی اَنجام) پر ہے۔

اِسے امام طبرانی، ابن جعد اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَتَبَ اللهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیروں کو لکھ دیا تھا (یعنی طے کر دیا تھا)۔ فرمایا: (اُس وقت) اُس کا عرش پانی پر تھا۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب حجاج آدم وموسى، ٤/٢٠٤٤، الرقم/٢٦٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/٢٥٢، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/٢٨٩، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٥٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٤٣٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٤٠٣۔

وَفِي رِوَايَةِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللهُ لَهُ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا انسان کی سعادت مندی ہے اور اللہ تعالیٰ سے (اپنے حق میں) خیر کی طلب اور دعا نہ کرنا انسان کی بدبختی ہے۔ نیز اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر ناراض ہونا بھی بدبختی ہے۔

اِسے امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ﷺ

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٨، الرقم/١٤٤٤، والترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء في الرضا بالقضاء، ٤/٤٥٥، الرقم/٢١٥١، والشاشي في المسند، ١/٢٢٤، الرقم/١٨٥۔

فَقُلْتُ لَهُ: وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي. قَالَ: لَوْ أَنَّ اللهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيْلِ اللهِ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ.

قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ﷺ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.(١)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٨٢/٥، الرقم/٢١٦٢٩، وأبوداود في السنن، كتاب السنة، باب في القدر، ٢٢٥/٤، الرقم/٤٦٩٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في القدر، ٢٩/١، الرقم/٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٥٠٦/٢، الرقم/٢٨٧، وعبد بن

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

ایک روایت میں ابن الدیلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ شبہ سا واقع ہوگیا ہے، آپ اس بارے میں مجھے کچھ ارشاد فرمائیں، شاید اللہ تعالیٰ یہ (وسوسہ) میرے دل سے دور فرما دے۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمام اَہلِ آسمان اور اَہلِ زمین کو عذاب دے دے تو اُس کے باوجود وہ اُن کے لیے ظالم نہیں اور اگر وہ اُن پر رحم فرمائے تو اُس کی رحمت اُن کے لیے اُن کے اعمال (کی جزا) سے بہتر ہوگی۔ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر اللہ کی راہ میں سونا خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول نہیں فرمائے گا، جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یہ نہ جان لو کہ جو کچھ تمہیں ملا وہ رکنے والا نہ تھا اور جو نہیں ملا وہ ملنے والا نہ تھا (یعنی تقدیر پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں اور ایمان کے بغیر صدقات و خیرات قبول نہیں ہوتے)۔ اگر اس کے سوا کسی اور عقیدے پر تمہیں موت آ جائے گی تو تم جہنم میں داخل

.... حميد في المسند، ١/١٠٩، الرقم/٢٤٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٦١٢، الرقم/١٠٩٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٠٤، الرقم/٢٠٦٦٣، وأيضًا في شعب الإيمان، ١/٢٠٣، الرقم/١٨٢۔

ہو جاؤ گے۔

راوی (ابن الدیلمی) کا بیان ہے: پھر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو میرے سوال کرنے پر) اُنہوں نے بھی اِسی طرح بیان فرمایا۔ پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے بھی یہی فرمایا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے بھی مجھے اِسی طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشرّه، ٤/٤٥١، الرقم/٢١٤٤، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٦٧٨، الرقم/١٢٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٢٣، الرقم/٢١٤۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک بندہ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائے، مومن نہیں ہوسکتا، اور جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اُس پر آئی ہے وہ (تقدیر میں لکھی تھی اور) ٹلنے والی نہ تھی، اور جو مصیبت اُس سے ٹل گئی ہے وہ اُسے پہنچنے والی نہیں تھی۔

اِسے امام ترمذی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر میں

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٠، الرقم/٢٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب العقوبات، ٢/١٣٣٤، الرقم/٤٠٢٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٥٣، الرقم/٨٧٢، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٠، الرقم/١٨١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٩، الرقم/٢٩٨٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠٠، الرقم/١٤٤٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٦، الرقم/٢٥٣٠۔

اِضافہ صرف نیکی اور حسنِ سلوک سے ہوتا ہے، تقدیر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے اور آدمی گناہ کے ارتکاب کی بنا پر، اپنے ملنے والے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

اِسے امام احمد، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَلْمَانَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ.[1]

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ.

ایک روایت میں حضرت سلمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور عمر نیکی اور حسنِ سلوک سے ہی بڑھتی ہے۔

اِسے امام ترمذی، طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء لا يرد القدر إلا الدعاء، ٤/٤٤٨، الرقم/٢١٣٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥١، الرقم/٦١٢٨، والبزار في المسند، ٦/٥٠٢، الرقم/٢٥٤٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٥، الرقم/٨٣٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٦، الرقم/٢٥٣٢۔

٣٧. عَنْ نَافِعٍ رضي الله عنه، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ فُـلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَـلَا تُقْرِءْهُ مِنِّيَ السَّلَامَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: يَكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ فِي أُمَّتِي الشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اُس نے دین (کے بنیادی اُمور) میں کوئی نئی بات پیدا کی ہے (جس کی دین میں کوئی اصل نہیں)۔ اگر ایسا ہی ہے تو اُسے میری طرف سے (جواباً) سلام نہ کہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اِس اُمت میں - یا فرمایا: میری اُمت میں (راوی کو شک ہے) - زمین میں دھنسنا یا چہروں کا مسخ ہونا یا پتھر برسنا تقدیر کے منکرین کے لیے ہے۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء في الرضاء بالقضاء، ٤/٤٥٦، الرقم/٢١٥٢، وابن القيم في الحاشية، ١٢/٢٩٨۔

۳۸. عَنْ أَبِي حَفْصَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رضی الله عنه لِابْنِهٖ: يَا بُنَيَّ، إِنَّکَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيْقَةِ الْإِيْمَانِ حَتّٰی تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَکَ لَمْ يَکُنْ لِيُخْطِئَکَ وَمَا أَخْطَأَکَ لَمْ يَکُنْ لِيُصِيْبَکَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ: اکْتُبْ، قَالَ: رَبِّ، وَمَاذَا أَکْتُبُ؟ قَالَ: اکْتُبْ مَقَادِيْرَ کُلِّ شَيئٍ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ، يَا بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ عَلٰی غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّي.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم حقیقی ایمان کی حلاوت کبھی نہ پا سکو گے جب تک یہ یقین نہ رکھو کہ جو کچھ تجھے ملا ہے وہ تم سے رکنے والا نہ تھا اور جو تجھے نہیں ملا وہ تجھے ملنے والا نہ تھا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے

۳۸: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب السنة، باب في القدر، ٤/٢٢٥، الرقم/٤٧٠٠، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٥٨، الرقم/٥٩، والبيهقي في السنن الکبری، ١٠/٢٠٤، الرقم/٢٠٦٦٤، وأيضًا في الاعتقاد/١٣٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٢٧٤، الرقم/٣٣٦.

ہوئے سنا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا: لکھ۔ قلم نے عرض کیا: اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ فرمایا: قیامت تک جو چیزیں ہوں گی، سب کی تقدیریں لکھ دو۔ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو (تقدیر کے معاملے میں) اِس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرا تو اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

اِسے امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ عَنْ عَطَاءٍ ...... قَالَ: فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ: مَا كَانَ وَصِيَّةُ أَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: دَعَانِي أَبِي فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ، اتَّقِ اللهَ، وَاعْلَمْ، أَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللهَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِاللهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. فَإِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ.(١)

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء في الرضا بالقضاء، باب (٧)، ٤/٤٥٧، الرقم/٢١٥٥، والطيالسي في المسند/٧٩، الرقم/٥٧٧، وابن الجعد في المسند، ١/٤٩٤، الرقم/٣٤٤٤، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٢/٢١٨، الرقم/٣٥٧۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ وَاللَّالَكَائِيُّ.

حضرت عطاء ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں: ...... میں صحابیِ رسول حضرت عبادہ بن صامت ﷺ کے بیٹے ولید سے ملا اور اُن سے پوچھا کہ آپ کے والد نے وقتِ وصال کیا وصیت فرمائی تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: (میرے والد نے) مجھے بلا کر فرمایا تھا: اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور یہ بات جان لے کہ تو اُس وقت تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں کرسکتا جب تک اللہ تعالیٰ پر اور ہر خیر وشر کے مقدر ہونے پر ایمان نہ لے آئے۔ اگر تم اس کے برعکس (یعنی ایمان بالقدر کے بغیر) وفات پا گئے تو جہنم میں داخل ہوگے۔

اِسے امام ترمذی، طیالسی، ابن جعد اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ وَفِيْهِ: وَلَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَکَ لَمْ يَکُنْ لِيُخْطِئَکَ، وَمَا أَخْطَأَکَ لَمْ يَکُنْ لِيُصِيْبَکَ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْقَدَرُ عَلٰى هٰذَا، مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ. (۱)

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٥٠، الرقم/٦٣١٨،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عبادہ بن صامت ﷛ نے فرمایا: اور تمہارا ہرگز اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل نہیں ہوسکتا جب تک ہر خیر و شر کے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مقدر ہونے پر ایمان نہ لے آؤ۔ اور یہ بات جان لو کہ جو چیز تجھے مل گئی ہے وہ تمہارے علاوہ کہیں اور نہیں جا سکتی تھی اور جو چیز تمہیں نہیں ملی وہ تمہیں ملنے والی نہیں تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تقدیر پر ایسا ایمان رکھنا ضروری ہے جو اس کے خلاف (کسی دوسرے عقیدے) پر مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

اسے امام طبرانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ عِمْرَانَ ﷛ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ

.... وأيضا في مسند الشاميين، ٢/٤١٤، الرقم/١٦٠٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٥١-٣٥٢، الرقم/٤٢٩-٤٣٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٩٨۔

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: لقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر، ٦/٢٧٤٥، الرقم/٧١١٢، ومسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه وكتابة رزقه وأجله وعمله وشقاوته وسعادته، ٤/٢٠٤١،

أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قِيْلَ: فِيْمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عمران (بن حصین) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا اہلِ دوزخ سے اہلِ جنت (کی تفریق) کا علم متعین ہو چکا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ کہا: پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے اُس کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ. (١)

الرقم/٢٦٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في القدر، ٤/٢٢٨، الرقم/٤٧٠٩، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٦/٥١٧، الرقم/١١٦٨٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٣٠، الرقم/٢٦٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/١٠، والبيهقي في الاعتقاد/١٤٦۔

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب كل شيء بقدر، ٤/٢٠٤٥، الرقم/٢٦٥٥، ومالك في الموطأ، ٢/٨٩٩، الرقم/١٥٩٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧، الرقم/٦١٤٩،

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز ایک مقررہ مقدار پر بنائی گئی ہے۔

اِسے امام مسلم، مالک اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الإِيْمَانِ: الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ (وفيه) وَالإِيْمَانُ بِالْأَقْدَارِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْمَقْدِسِيُّ.

.... والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٠٥، الرقم/٢٠٦٧١، وأيضًا في الاعتقاد/١٣٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١٤٩، الرقم/٢٠٤۔

٤٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الغزو مع أئمة الجور، ٣/١٨، الرقم/٢٥٣٢، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٨٧، الرقم/٤٣١١-٤٣١٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٨٥، الرقم/٢٧٤١، وسعيد بن منصور في السنن، ٢/١٧٦، الرقم/٢٣٦٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٥٦، الرقم/١٨٢٦١، وأيضًا في الاعتقاد/١٨٨، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧/١٢٢٧، الرقم/٢٣٠١۔

حضرت انس بن مالک ﷛ **سے روایت ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں: جس نے لا إله إلّا الله کہا اُس کے قتل سے ہاتھ روکنا، کسی گناہ کے باعث ہم اُس کی تکفیر نہ کریں اور کسی عمل کے باعث اُسے اسلام سے خارج نہ قرار دیں۔ اور (ان میں آخری) تقدیر پر ایمان لانا ہے۔

اِسے امام ابو داود، ابو یعلی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ. (١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْمَقْدِسِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

ایک روایت میں حضرت علی ﷛ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہو

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشره، ٤/٤٥٢، الرقم/٢١٤٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في القدر، ١/٣٢، الرقم/٨١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٦٦، الرقم/٤٤٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٦٢٠، الرقم/١١٠٥۔

سکتا۔ وہ اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، وہ موت پر اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان لائے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، مقدسی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عَزَّةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَضَى اللهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوْتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً، أَوْ قَالَ: بِهَا حَاجَةً. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوعزہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے کسی مقام کو جائے موت مقرر کر دیتا ہے تو اس طرف (یعنی مقررہ وقت پر اُس جگہ پہنچنے) کے لیے کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٢٧، الرقم/٢٢٠٣٤، والترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء أن النفس تموت حيث ما كتب لها، ٤/٤٥٢، الرقم/٢١٤٦، والبزار في المسند، ٥/٢٧٥، الرقم/١٨٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٧٦، الرقم/٧٠٦، والحاكم في المستدرك، ١/١٠٢، الرقم/١٢٧۔

(راوی کو شک ہے کہ) إِلَيْهَا حَاجَة کے الفاظ ہیں یا بِهَا حَاجَة کے الفاظ روایت کیے گئے۔

اِسے امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے صحت، پاک دامنی، امانت داری، حُسنِ خُلق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

اِسے امام بخاری نے **الأدب المفرد** میں، اور طبرانی، بیہقی اور دیلمی نے

٤١: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/١١٥، الرقم/٣٠٧، والطبراني في الدعا/٤١٥، الرقم/١٤٠٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢١٧/١، الرقم/١٩٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٥٦/١، الرقم/١٨٥٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٥/٥٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٣/١٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٣١٨/٢۔

روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي وَيَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِي فَلْيَلْتَمِسْ رَبًّا سِوَايَ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہند الداری ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص میرے فیصلے پر راضی نہیں اور میری آزمائش پر صابر نہیں، تو اُسے چاہیے کہ وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کر لے۔

اِسے امام طبرانی، بیہقی، دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُرْضِيَنَّ أَحَدًا بِسُخْطِ اللهِ وَلَا تَحْمَدَنَّ أَحَدًا عَلٰى فَضْلِ

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٣٢٠، الرقم/٨٠٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢١٨، الرقم/٢٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦٩، الرقم/٤٤٤٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١/٦٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ٢٠٧.

اللهِ وَلَا تَذُمَّنَّ أَحَدًا عَلٰى مَا لَمْ يُؤْتِكَ اللهُ، فَإِنَّ رِزْقَ اللهِ لَا يَسُوْقُهُ إِلَيْكَ حِرْصُ حَرِيْصٍ وَلَا يَرُدُّهُ عَنْكَ كَرَاهِيَةُ كَارِهٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى بِقِسْطِهِ وَعَدْلِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالْفَرَحَ فِي الرِّضَا وَالْيَقِيْنِ، وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي السُّخْطِ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر کسی کو ہرگز راضی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر کسی دوسرے کا ہرگز شکر ادا نہ کرنا۔ جو چیز تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ملے، اُس پر کسی اور کو بُرا بھلا ہرگز نہ کہنا۔ کسی خیر خواہ کی خیر خواہی، اللہ تعالیٰ کے رزق کو تیرے پاس کھینچ کر نہیں لاسکتی اور نہ ہی کسی بدخواہ کی بدخواہی اُس (رزقِ مقسوم) کو تجھ سے دور کرسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۲۱۵، الرقم/۱۰۵۱٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۲۲۱، الرقم/۲۰۸، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۹۱، الرقم/۹٤۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۲۰۹، الرقم/۷۹۸، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳٤۲، الرقم/۲٦٤۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/۷۱۔

کے ساتھ راحت اور خوشی کو اپنی رضا اور یقین میں رکھا ہے اور فکر و غم کو اپنی ناراضگی میں رکھا ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا پر سرِ تسلیم خم کر دینے سے راحت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور بھروسہ کرنے پر خوشی ملتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کی وجہ سے انسان فکر و غم میں مبتلا ہو جاتا ہے)۔

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ عَبْدُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، يَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهُ، وَلَأَنْ أَعَضَّ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تُطْفِيءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْلَ لِأَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ لَيْتَهُ لَمْ يَكُنْ. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ (بن عباس) ﷺ فرماتے ہیں: بندہ اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے اور اِس بات پر یقین رکھے کہ جو اُسے مل گیا ہے وہ اُس سے رہنے والا نہیں تھا اور جو اُسے نہیں ملا وہ اُسے ہرگز ملنے والا نہ تھا۔ اگر میں آگ کا انگارا منہ

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٢٣، الرقم/٢١٤۔

میں رکھ لوں، یہاں تک کہ وہ منہ میں بُجھ جائے تو یہ بات میرے لیے اِس بات سے زیادہ آسان ہے کہ میں کسی ایسے معاملہ میں جسے اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے، یہ کہوں: کاش! ایسا نہ ہوتا۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ﷺ: ذَرْوَةُ الإِيْمَانِ أَرْبَعٌ: الصَّبْرُ لِلْحُكْمِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ، وَالإِخْلَاصُ لِلتَّوَكُّلِ، وَالِاسْتِسْلَامُ لِلرَّبِّ ﷻ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

حضرت ابو درداء ﷺ فرماتے ہیں: ایمان کی چوٹی چار چیزیں ہیں: اللہ تعالیٰ کے حکم پر صابر رہنا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا، اللہ تعالیٰ پر اخلاص کے ساتھ توکل کرنا اور رب تعالیٰ کے لیے خود سپردگی (یعنی اس کے حکم پر سرِ تسلیم خم کر دینا)۔

اِسے امام ابن مبارک، بیہقی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه عبد الله بن المبارك في الزهد/۳۱، الرقم/۱۲۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۲۱۹، الرقم/۲۰۲، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٤/٦٧٦، الرقم/۱۲۳۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٥/۳۷٤۔

رُوِيَ لَمَّا وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰى رَأْسِ زَكَرِيَّا عليه السلام هَمَّ أَنْ يَسْتَغِيْثَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ يَّا زَكَرِيَّا، إِمَّا أَنْ تَرْضٰى بِحُكْمِي لَكَ، وَإِمَّا أَنْ أُخْرِبَ الْأَرْضَ وَأُهْلِكَ مَنْ عَلَيْهَا؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قُطِعَ نِصْفَيْنِ.[1]

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

مروی ہے کہ جب حضرت زکریا عليه السلام کے سر اقدس پر آری رکھی گئی تو اُنہیں خیال آیا کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں فریاد کریں، اس پر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں فرمایا: اے زکریا! آیا تو میری تقدیر پر راضی ہوتا ہے یا اِس پر راضی ہوتا ہے کہ میں زمین کو تہ و بالا کر کے اُس کے باشندوں کو ہلاک کر دوں؟ اِس پر وہ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ اُن کے دو ٹکڑے کر دیے گئے۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع اللّٰه/١٣٣۔